Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 18

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21 جمادی الثانی 1434 ہجری قمری 2 ہجرت 1392 ہش 2 مئی 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کرلیا کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ○ (الاعراف: ۳۲)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کرلیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور اسراف نہ کرو، کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ شُعَیۡبٍ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ جَدِّہٖ قَالَ نَہٰی رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنۡ تَنَاشُدِ الۡاَشۡعَارِ فِی الۡمَسۡجِدِ وَعَنِ الۡبَیۡعِ وَالۡاِشۡتِرَاءِ فِیۡہِ وَاَنۡ یَّتَحَلَّقَ النَّاسُ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ قَبۡلَ الصَّلٰوۃِ فِی الۡمَسۡجِدِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلٰوۃ باب التحلق یوم الجمعۃ ومشکٰوۃ صفحہ ۷۰)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید وفروخت کی جائے یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔

عَنۡ زَیۡدِ بۡنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوۡا اَیُّھَا النَّاسُ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ، فَاِنَّ اَفۡضَلَ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الۡمَرۡءِ فِیۡ بَیۡتِہٖ اِلَّا الۡمَکۡتُوۡبَۃَ۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرۃ السوال)

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

عَنۡ عُثۡمَانَ بۡنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: مَنۡ بَنٰی مَسۡجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الۡجَنَّۃِ مِثۡلَہٗ۔

(مسلم باب فضل بناء المسجد)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنّت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مساجد کی زینت: دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا کہ:

مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں دُنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرادی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملادی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۴۹۱)

حضرت ابوبکرؓ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا اور یہ جو احادیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کی جاویں، مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی۔ اس میں یہی سر ہے کہ مسجد چونکہ مظہر اسرارِ الٰہی ہوتی ہے اس لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔ انبیاء علیہم السلام استعارات اور مجازات سے کام لیتے ہیں۔ جو شخص خشک ملاؤں کی طرح یہ کہتا ہے کہ نہیں ظاہر ہی ظاہر ہوتا ہے وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو یہ کہنا کہ یہ دہلیز بدل دے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سونے کے کڑے دیکھنا وغیرہ اُمور اپنے ظاہری معنوں پر نہیں تھے بلکہ استعارہ اور مجاز کے طور پر تھے ان کے اندر ایک اور حقیقت تھی۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۲۹۳)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اداریہ

دیدہ دانستہ دھوکہ دہی وفریب کاری

واہ رے جوش جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ — جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار
بحث کرنا تم سے کیا حاصل اگر تم میں نہیں — روح انصاف و خدا ترسی جو ہے دین کا مدار
(حضرت مسیح موعودؑ)

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نا مسعود جھوٹ بولنے اور تحریف کلام میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور کلام الٰہی میں بھی تغیر وتبدل کرنے سے نہ جھجکتے تھے۔ لازم تھا کہ جب مثیل مسیح دنیا میں تشریف لائیں تو مثیل یہود بھی پیدا ہوجائیں جو سابقہ یہود کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کریں۔ چنانچہ ایک صدی سے زائد عرصہ سے ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ایسا گروہ پیدا ہو چکا ہے۔ جھوٹ بولنا جس کا پیشہ ہے، دنیا طلبی جس کا مقصد ومطلوب ہے اور وہ فرقہ مولویان آج ساری دنیا میں اپنی یہودیانہ خصلت کے نمونے دکھلا رہا ہے۔ آئے دن اس کے عملی ثبوت ملتے رہتے ہیں۔ تازہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حیدر آباد سے شائع ہونے والے جماعت مخالف اخبار منصف ۲ جنوری ۲۰۱۳ء میں ایک جھوٹی خبر بعنوان ’’ظہیر آباد میں قادیانی، ہندو مسلم فساد کروانے کو کوشاں‘‘ شائع ہوئی ہے۔ اس جھوٹی وبے بنیاد خبر کے مطابق ایک فرضی احمدی شخص کھڑا کر کے اس کے ذریعہ گائے کی بے حرمتی کروا کر ہندوؤں کے مذہبی جذبات بھڑکانے کا سوانگ رچا گیا ہے۔

ہم اس جھوٹی خبر پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے علاوہ اور کیا کہیں؟

قارئین کرام! احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت ہمیشہ صلح وامن کے قیام کے لئے کوشاں رہی ہے اور باوجود طرح طرح کے مصائب وآلام کے اپنی اس شان کو کسی قیمت پر قربان نہیں کیا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں اسلام کی امن وصلح کی حقیقی تعلیم کا عملی نمونہ دکھانے کیلئے مشہور ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت اسلام کی حقیقی صبر ورضا کی تعلیم کا عملی نمونہ دکھانے میں ساری دنیا میں منفرد ہے۔ تین سال قبل ۲۸ مئی ۲۰۱۰ کو پاکستان کے مشہور شہر لاہور میں دو احمدیہ مساجد پر انہی جہادی ذہنیت کے مولویان کے ہمنواؤں نے ۸۰ سے زائد معصوم احمدیوں کو شہید کر دیا۔ اس صریح ظلم وبربریت کے خلاف بھی احمدیہ جماعت نے سوائے خدائے واحد ویگانہ کے حضور دُعا وصبر کے اور شدت پسندانہ کوئی قدم نہیں اُٹھایا۔

احمدیہ مسلم جماعت قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ **وان من اُمّةٍ الا خلا فیھا نذیر** ۔ اور **ولکل قوم ھادٍ**۔ بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی اس تعلیم کی روشنی میں دنیا میں دائمی امن کے قیام کیلئے یہ نسخہ بیان فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ دیگر مذاہب کے بانیان کی عزت کو قائم رکھے۔ اور اس امر کو آپ نے وضاحت کے ساتھ اپنی کتاب پیغام صلح میں بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے ہندو مسلم قوم میں آپسی اتفاق واتحاد کی اہمیت کی وضاحت فرمائی اور اس کی عصر حاضر میں ضرورت پر خصوصی روشنی ڈالی ہے۔

اسی طرح آپؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

’’یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بُنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔‘‘

(تحفہ قیصریہ تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 7)

اس تعلیم کی موجودگی میں احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں جلسہ پیشوایان مذاہب اور پیس سیمپوزیم منعقد کرتی ہے۔ تا متفرق مذاہب کے درمیان اتحاد واتفاق پیدا ہوسکے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اپنی تحریروں تقریروں میں اور صدق دل سے اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ ’’شری کرشن جی مہاراج زندہ باد‘‘ ’’شری رام چندر جی مہاراج کی جے‘‘ ’’شری بابا نانک جی زندہ آباد‘‘

قارئین! ایک جانب احمدیہ مسلم جماعت کی اسلام کی حقیقی امن بخش تعلیم کا عملی نمونہ ہے اور دوسری جانب نام نہاد علماء ومسلمان سیاسی لیڈروں کا عمل وکردار ہے۔ بہت پرانی بات نہیں کہ خود اخبار منصف کے شہر حیدر آباد کے ممبر اسمبلی اکبر الدین اویسی نے دسمبر میں نرمل (آندھرا پردیش) میں اشتعال انگیز زہریلی مذہبی منافرت پھیلانے والی تقریر کی۔ یہ تقریر سوشل نیٹ ورکنگ سائٹ اور یوٹیوب پر موجود ہے اس اشتعال انگیز تقریر کے نتیجہ میں حکومت ہند نے انہیں ۸ جنوری کو گرفتار کیا۔ اور اس کے بعد ان کے بھائی اسدالدین اویسی بھی اسی الزام میں گرفتار ہوئے اور کئی دنوں تک انہیں جیل کی ہوا کھانی پڑی۔

اے فرقہ مولویان! عقل وہوش کے ناخن لو جو جھوٹا الزام تم احمدیہ مسلم جماعت پر لگا رہے تھے الٰہی تدبیر نے خود تمہیں اور تمہارے رہنماؤں کو اس الزام میں ذلیل وخوار کیا اور احمدیہ جماعت کی تائید ونصرت فرمائی۔

اے فرقہ مولویان! خدا کیلئے جھوٹ اور نفرت کی آگ پھیلانا بند کریں۔ اور انصاف اور خوف خدا کو سامنے رکھتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر غور وفکر کریں۔ احمدیت تو خدا کا قائم کردہ الٰہی سلسلہ ہے۔ انسانی منصوبوں اور کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ اس قسم کی دھوکہ دہی اور فریب کاری سے صداقت چھپ نہیں سکتی۔ تمہارے یہ مکروہ فریب کے تیر بھی احمدیت کی راہ کو روک نہیں سکتے۔ کان کھول کر سن لو بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔

’’جو مکفر اور مکذب ہو مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ لوگ مل جل کر یا ایک ایک آپ میں سے اُن آسمانی نشانوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں جو اولیاء الرحمن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ تمہیں شرمندہ کرے گا اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دے گا اور اس وقت تم دیکھو گے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے؟ کہ اس آزمائش کیلئے میدان میں آوے اور عام اعلان اخباروں کے ذریعہ سے دے کر ان تعلقات قبولیت میں جو میرا رب میرے ساتھ رکھتا ہے اپنے تعلقات کا موازنہ کرے یاد رکھو کہ خدا صادقوں کا مددگار ہے وہ اسی کی مدد کرے گا جس کو وہ سچا جانتا ہے چالاکیوں سے باز آجاؤ کہ وہ نزدیک ہے۔ کیا تم اس سے لڑو گے؟ کیا کوئی متکبرانہ اُچھلنے سے درحقیقت اونچا ہوسکتا ہے کیا صرف زبان کی تیزیوں سے سچائی کو کاٹ دو گے اس ذات سے ڈرو جس کا غضب سب غضبوں سے بڑھ کر ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى‘‘

(ازالہ اوہام جلد اوّل ٹائٹل صفحہ)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان فرقہ مولویان سے نجات بخشے۔ آمین۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فیشن پرستی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک میٹنگ میں فرمایا:

لباس: ’’اگر بیہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی چیک کرنے کی ضرورت ہے۔...... تنگ چوڑی دار پاجامہ اور آجکل کی ٹائٹس میں فرق ہے۔ چوڑی دار پاجامہ میں تو ٹانگ کی Shape نظر نہیں آتی۔ جبکہ ٹائٹس میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں پنڈلی سے ٹخنے تک پوری ٹانگ کی پوری Shape نظر آرہی ہوتی ہے‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء)

نقاب: ’’بعض عورتیں ملنے آتی ہیں مجھے لگتا ہے کہ بڑے عرصے بعد نقاب ان کا باہر نکلا ہے۔ ملاقات کے لئے یہ نقاب باہر نہیں نکلنا چاہئے بلکہ روز نکلنا چاہئے اور اس کے نمونے واقفات نَو نے ہی قائم کرنے ہیں‘‘۔

(واقفات نَو کلاس ناروے، الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

چھوٹے کوٹ، یا آدھے بازو والا کوٹ:

’’لندن میں مجھے ایک دفعہ وقف نَو بچی ملنے آئی۔ اس نے جو پردہ کیا ہوا تھا اس کے کوٹ کے بازو یہاں کہنیوں تک تھے۔ ایسے پردہ کا تو کوئی فائدہ نہیں‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

برقعہ:

’’برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں۔ ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام اس کو بتائیں۔ مجھے زیادہ بڑے کام نہیں چاہئیں ان باتوں پر دھیان دیں۔ نمازوں کی عادت، پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا ان تمام پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 دسمبر 2004ء)

خطبہ جمعہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے جو خداداد علم، ذہانت اور فراست عطا فرمائی تھی اس کے بہت سے پہلو ہیں۔
خلافت سے پہلے بھی آپ کی تحریرات اور تقریریں علم و معرفت سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی کتب، تقریریں اور مضامین انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہی ہیں۔
اسی طرح خطبات جمعہ بھی شائع ہو رہے ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن مختلف زبانوں میں ان کے تراجم بھی کروا رہی ہے۔ بعض انگریزی میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔

اگر ہم یہ مجموعے اور خزانے پڑھیں تو تبھی ہم آپ کی علمی وسعت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کی جو پیشگوئی تھی اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کے 10راپریل 1942ء کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے مضامین کا نہایت دلکش اور روح پرور بیان
آج بھی اگر ہم نے حالات کو بدلنا ہے تو تمام طاقتوں کے مالک خدا کے آگے جھکنا ہوگا۔
شعبہ ضیافت یوکے کے ایک کارکن مکرم عظیم صاحب کی وفات اور مرحوم کا ذکر خیر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22رفروری 2013ء بمطابق 22رتبلیغ 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۵ مارچ ۲۰۱۳ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج کے خطبہ کے لئے مَیں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے کوئی موضوع سوچ رہا تھا تو خیال آیا کہ عمومی طور پر ہم پیشگوئی مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں۔ اُس کی تھوڑی سی مختصر وضاحت کرتے ہیں۔ مجملاً بعض کاموں کا ذکر کرتے ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خداداد علم، ذہانت اور فراست عطا فرمائی تھی اُس کے بہت سے پہلو ہیں۔ خلافت سے پہلے بھی آپ کی تحریرات اور تقریریں علم و معرفت سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی کتب، تقریریں اور مضامین انوار العلوم کے نام سے کتاب میں، مختلف جلدوں میں چھپی ہوئی ہیں۔ اب تک تیئس جلدیں اس کی شائع ہو چکی ہیں اور ہر جلد 600 سے اوپر صفحات پر مشتمل ہے۔ مزید بھی انشاء اللہ چھپیں گی۔ یہ مکمل نہیں ہوئیں۔ اسی طرح آپ کے خطباتِ جمعہ ہیں یہ بھی بہت سے ہیں۔ جس کی 24 جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور یہ بھی اسی طرح ہر جلد جو ہے 600 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ ابھی خطبات کی 43-1942ء تک کی جلدیں چھپی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا مزید انشاء اللہ چھپیں گی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن جو آپ کے کام کو، خطبات کو، تقاریر کو جمع کرنے کے لئے، پھیلانے کے لئے بنائی گئی تھی وہ ان تقاریر اور مضامین وغیرہ کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں کروا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ انگریزی میں تو بعض کتابوں کے شاید جلد ہی مہیا ہو جائیں، کچھ موجود بھی ہیں۔ اور پھر باقی زبانوں میں بھی ہوں گے۔ کچھ عربی میں بھی ترجمہ ہو چکے ہیں اور شائع بھی ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے اردو کے بعد زیادہ تر کام عربی میں ہوا ہے۔ ہمارے مختلف ممالک کے جامعات کے طلبہ بھی ان کے ترجمے کر رہے ہیں۔ شاہد پاس کرنے کے لئے جو مقالہ لکھا جاتا ہے اُن کو بھی ان کتب کا ترجمہ کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ بہرحال ایک خزانہ ہے جو آپ نے اپنی زندگی اور 52 سالہ دورِ خلافت میں جماعت کو دیا۔ لیکن اس کی اشاعت چند ہزار کی تعداد میں ہوتی ہے۔ جو احباب خریدتے ہیں وہ بھی شاید ہی تفصیل سے پڑھتے ہوں۔ اور پھر اب لاکھوں نومبائعین اور نئی نسل ایسی ہے جو اردو میں نہ پڑھ سکتی ہے، نہ اُن کی زبان میں اُنہیں مہیا ہے۔ جو مہیا ہے وہ بھی جیسا کہ میں نے کہا بہت تھوڑی تعداد میں ہے۔ اس لئے نئی نسل کی اکثریت اور نومبائعین کو آپ کے اندازِ تحریر و تقریر کا پتہ ہی نہیں۔ نہ ہی آپ کے علم و معرفت کا کچھ اندازہ ہے۔ بلکہ میری عمر کے لوگ جو پیدائشی احمدی ہیں اور مجھ سے چند سال بڑے بھی، اُن کو بھی آپ کے اندازِ خطیبانہ اور تقریروں کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم یہ مجموعے اور خزانے پڑھیں تو تبھی ہم آپ کی علمی وسعت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کی جو پیشگوئی تھی اُس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور اپنے علم میں بھی، جیسا کہ مَیں نے کہا، اضافہ کر سکتے ہیں۔

ویڈیو آڈیو کی اُس زمانے میں ایسی سہولت نہیں تھی۔ آپ کے دورِ خلافت کے آخری سالوں میں لوپ (Loop) پر ریکارڈنگ ہوتی تھی۔ ایک دو جو تقریریں تھیں ان کی جو ریکارڈنگ کی گئی اس میں آواز امتدادِ زمانہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کافی حد تک اتنی اچھی نہیں رہی۔ اور آپ کا جو انداز تھا، یہ ریکارڈنگ اس کی اصل شان و شوکت نہیں رکھتی۔

بہرحال یہ شکر ہے کہ تحریرات کا، تقاریر کا، خطبات کا ریکارڈ کافی حد تک موجود ہے۔ 'کافی حد تک' اس لئے مَیں نے کہا ہے کہ اُس زمانے میں زُودنویس لکھا کرتے تھے اور بعض جگہ یہ احساس ہوتا ہے کہ زُودنویس جب لکھتے تھے تو انہوں نے مکمل طور پر بعض خطبات اور تقاریر اور تحریرات نوٹ نہیں کئے یا مکمل فقرے نہیں لکھے گئے۔ بعض باتیں لکھنے سے رہ گئی ہیں۔ بہرحال آج بجائے اس کے کہ اس پیشگوئی کے بارے میں کچھ بیان کروں، میں نے سوچا کہ آپ کا ایک خطبہ جتنا زیادہ آپ کے الفاظ میں بیان ہو سکتا ہے، وہ وقت کی رعایت کے ساتھ بیان کر دوں۔

جو خطبہ مَیں نے چنا ہے یہ بھی دعا کے طریق اور خدا تعالیٰ پر یقین کے مضمون پر مشتمل ہے۔ یہ یقین کہ وہی تمام قدرتوں کا مالک ہے اور وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ یہ مضمون میں نے اس لئے بھی چنا ہے کہ آجکل بھی اگر ہم خارق عادت نتائج دیکھنا چاہتے ہیں تو اس مضمون کے صحیح ادراک اور اس پر عمل کی ضرورت ہے۔ یہ خطبہ 10راپریل 1942ء کا ہے۔ آپ نے اس طرح فرمایا کہ:

''مَیں نے احباب کو متواتر دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے اور اب جو دوستوں کی طرف سے رقعے اور خطوط ملتے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے ایک حصہ میں موجودہ زمانہ فتن کے لئے دعا کی تحریک پائی جاتی ہے۔ مگر ایک حصہ کی دعا کافی نہیں''۔ یہاں مَیں یہ بھی بتا دوں کہ آج کل بھی یہی صورتحال ہے۔

میرے بار بار کہنے کے باوجود دعا کی طرف توجہ دینے اور اپنی حالتوں کو بدلنے کے لیئے جو توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہو رہی۔ بہرحال پھر آپ آگے فرماتے ہیں کہ:

''ضرورت ہے کہ مَردوں اور عورتوں اور بچوں سب کی ذہنیت کو دعا کے لئے بدلہ جائے اور یہ ذہنیت اس رنگ میں بدلی جاتی ہے کہ سب سے پہلے دعا پر یقین اور ایمان پیدا ہو۔ جو شخص بغیر یقین کے دعا مانگتا ہے اُس کی دعا خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوا کرتی۔ ہوسکتا ہے کبھی ایسے شخص کی دعا قبول ہو جائے صرف نمونہ کے طور پر اور اُس کے دل میں یقین پیدا کرنے کے لئے لیکن قانون کے طور پر اُس شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جس کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ خدا میری سنے گا۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت:63) کہ مُضطر کی دعا کون سنتا ہے؟ اور پھر فرماتا ہے اللہ ہی سنتا ہے۔ اور مُضطر کے معنی عربی زبان میں یہ ہوتے ہیں کہ کسی کو چاروں طرف سے دھکے دے کر کسی طرف لے جائیں، جو چاروں طرف سے راستہ بند پا کر کسی ایک طرف جاتا ہے اُس کو مُضطر کہتے ہیں۔ یعنی وہ ہر طرف آگ دیکھتا ہے۔ اپنے دائیں دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے بائیں دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے پیچھے دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے نیچے دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے اوپر دیکھتا ہے تو اُسے آگ نظر آتی ہے۔ صرف ایک جہت اُس کے سامنے خدا تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے اور اس پر اُس کی نظر پڑتی ہے اَور سب جگہ اُسے آگ ہی آگ دکھائی دیتی ہے مگر صرف ایک طرف اُسے امن نظر آتا ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ مُضطر کے معنوں میں یقین پایا جانا ضروری ہے۔ مُضطر کے صرف یہی معنی نہیں ہیں کہ اُس کے دل میں گھبراہٹ ہو کیونکہ گھبراہٹ میں بعض دفعہ ایک شخص بے تحاشا کسی طرف چل پڑتا ہے بغیر اس یقین کے کہ جس طرف وہ جا رہا ہے وہاں اُسے امن بھی حاصل ہوگا یا نہیں۔ بلکہ بعض لوگ گھبراہٹ میں ایسی طرف چلے جاتے ہیں جہاں خود خطرہ موجود ہوتا ہے اور وہ اس سے نہیں بچ سکتے۔ پس محض اضطراب کا دل میں پیدا ہونا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا۔ اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک طرف نظر آتی ہے۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہو بلکہ یہ علامت بھی ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں ہے۔ تو وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس کے کرتے وقت بندہ اس رنگ میں اُس کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ اُسے یقین ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ یہی وہ مُضطر کی حالت ہے جسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ لَا مَلۡجَأَ وَلَا مَنۡجَأَ مِنۡكَ اِلَّا اِلَيۡكَ۔ کہ اے خدا! لَا مَلۡجَأَ وَلَا مَنۡجَأَ مِنۡكَ۔ تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں، کوئی نجات کی جگہ نہیں، سوائے اس کے کہ میں سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آ جاؤں۔ تو لَا مَلۡجَأَ وَلَا مَنۡجَأَ والی جو حالت ہے، یہی اضطرار کی کیفیت ہے۔ اور جب خدا نے قرآن میں کہا کہ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت:63) کہ بتاؤ مُضطر کی کون سنتا ہے تو مُضطر کے معنی یہی ہوئے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجا و ماوی نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا ملجا و منجا قرار نہیں دیتا اور اس آیت میں کہ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت:63) درحقیقت اس کیفیت اضطرار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے......''۔

مُضطر کے لفظ پر یہ علمی روشنی ڈالنے اور اس آیت کی وضاحت کرنے کے بعد پھر آپ کا تقریر کا جو اسلوب تھا، طریق تھا، آپ نے مُضطر کی مختلف ضرورتوں اور حالتوں کا ذکر فرما کر مثالیں اور واقعات پیش کئے۔ آپ کی ہر تقریر واقعات اور مثالوں سے بھری ہوتی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''......اضطرار دنیا میں کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں ''اَلۡمُضۡطَرّ'' کا لفظ رکھا گیا ہے جس کے معنی تمام قسم کے مُضطر کے ہیں۔ بعض بندے دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو مُضطر ہوتے ہیں اور گو حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی ہر مُضطر کا علاج ہے۔ مگر اُس کے دیئے ہوئے انعام کے ماتحت کوئی بندہ بھی اُن کے اضطرار کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مثلاً ایک غریب آدمی ہے، اُس کے کپڑے پھٹ جاتے ہیں، اُسے نظر نہیں آتا کہ وہ نئے کپڑے کہاں سے بنوائے۔ ایک امیر آدمی جو بعض دفعہ ایک ہندو ہوتا ہے، سکھ ہوتا ہے، پارسی ہوتا ہے، دہریہ ہوتا ہے، کوئی بھی ہو، وہ اُس کو بنوا دیتا ہے......''۔

یہاں مَیں بعض باتیں مختصر کر رہا ہوں کیونکہ یہ خطبہ کافی لمبا تھا۔ تو فرمایا کہ ''......اب گو ہمارے یقین کے مطابق خدا نے ہی اس امیر آدمی کے دل میں یہ تحریک پیدا کی ہوگی کہ وہ اُسے کپڑے بنوا دے مگر جو کامل الایمان نہیں ہوتا وہ سمجھتا ہے کہ میرے اضطرار کی حالت میں فلاں آدمی کام آیا ہے۔ مگر وہی آدمی جس نے اُسے کپڑوں کا جوڑا بنوا کر دیا تھا جب یہ ایسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے کہ اُس کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے، پانی تک اُسے ہضم نہیں ہوتا، تمام جسم کی صحت کی حالت خراب ہو جاتی ہے، چل پھر بھی نہیں سکتا تو ایسی حالت میں وہ امیر آدمی اُس کی مدد نہیں کر سکتا بلکہ اگر کوئی اچھا طبیب (ڈاکٹر ہو) اچھا لائق اور رحمدل ہوتا ہے اور وہ اُسے اس حالت میں دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ تمہیں علاج پر روپیہ خرچ کرنے کی توفیق نہیں، میں تمہیں مفت دوائی دینے کے لئے تیار ہوں......''۔ فرمایا کہ اس اضطرار کی حالت میں امیر اُس کے کام نہیں آیا بلکہ طبیب اُس کے کام آیا۔'' ......پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اُس پر کوئی مقدمہ بن جاتا ہے وہ بے گناہ ہوتا ہے، اُس کا دشمن زبردست ہوتا ہے اور وہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر کسی مقدمہ میں ماخوذ کرا کے عدالت تک پہنچا تا ہے۔ اب اُسے نہ وکیل کرنے کی توفیق ہے، نہ خود اُسے مقدمہ لڑنے کی قابلیت ہے اور وہ حیران ہوتا ہے کہ کیا کرے۔ آخر کوئی رحمدل وکیل اُسے مل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مَیں بغیر فیس کے تمہاری وکالت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب اس موقع پر اور کوئی کام نہیں آیا، صرف وکیل اُس کے کام آیا۔

پھر اسی طرح ایک زمیندار کی مثال دی ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ ''......ایک ہی انسان کے مختلف اضطراروں میں مختلف لوگ اُس کے کام آسکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت:63)۔ مطلق مُضطر جس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ وہ کس قسم کا مُضطر ہو، خواہ وہ بھوکا ہو، ننگا ہو، پیاسا ہو، بیمار ہو، بوجھ اُٹھائے جا رہا ہو، کسی قسم کا اضطرار ہو، اُس کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے......''۔

کچھ حصہ میں چھوڑ رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ''...... ہر قسم کے مُضطرین کی ضرورتیں پوری کرنے والی خدا کی ہی ذات ہوتی ہے۔ انسان کے اضطرار کی ہزاروں حالتیں ہوتی ہیں۔ بھلا ان حالتوں میں تو کوئی بادشاہ بھی کسی کے کام نہیں آ سکتا۔ فرض کرو ایک شخص سخت بیمار ہے۔ اب بادشاہ کا خزانہ اُس کے کام نہیں آ سکتا۔ بادشاہ کی فوجیں اُس کے کام نہیں آ سکتیں۔ بادشاہ کا قُرب اُس کے کام نہیں آ سکتا۔ اُس کے کام تو اللہ تعالیٰ ہی آ سکتا ہے جو ہر قسم کی بیماریوں کو دُور کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یا ایک جنگل میں گزرنے والا شخص جس پر بھیڑیا یا شیر اچانک جھپٹ کر حملہ کر دیتا ہے، وہ چاہے بادشاہ کا کتنا ہی منہ چڑھا ہو یا بادشاہ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، بادشاہ اُس کے کیا کام آ سکتا ہے؟......فرمایا......جنگل میں وہ تن تنہا جا رہا ہوتا ہے کہ شیر چیتا یا بھیڑیا اُس کے سامنے آ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں وہاں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو کام آتی ہے۔ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا۔ تو جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطراب کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے اُس وقت تک وہ مُضطر نہیں کہلا سکتا......۔

یہ اُس زمانے کی بات ہے جب انڈیا پاکستان اکٹھے تھے اور ہندوستان پر برطانیہ کی حکومت تھی۔ اُس کی ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''......انگریزوں کے ماتحت ہی ہندوستان میں کئی بزدل قومیں ہیں، مگر انگریز اُن کو بہادر نہیں بنا سکے۔ صرف اتنا کہہ دیا کہ اُنہیں فوج میں بھرتی نہ کیا جائے۔ گویا بجائے اس کے کہ وہ اُن کی ترقی کا باعث بنتے، انہوں نے اُن کو اسی بزدلی کے گڑھے میں گرائے رکھا جس میں وہ پہلے گرے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھو، اُس کے ساتھ تعلق رکھنے سے بڑے بڑے بزدل، بہادر بن جاتے ہیں اور بڑی بڑی غیر منظم قومیں، منظم ہو جاتی ہیں......''۔ فرمایا کہ ''......خدا جن قوموں کو ترقی دیتا ہے اُن کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے اور اُن کے دل بالکل بدل جاتے ہیں۔ اُن کی کمزوری اور بزدلی جاتی رہتی ہے اور اُن کے اندر ایسی طاقت اور قوت آ جاتی ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے......''۔ اب مسلمان کی مثال دی کہ ''مسلمانوں کو ہی دیکھ لو۔ عرب ایک ایسا ملک تھا جس کے باشندے کسی ایک بادشاہ کے ماتحت رہنا اور باقاعدہ کسی نظام کے ماتحت آنا گوارا نہیں کیا کرتے تھے بلکہ قبائل کے سردار عوام سے مشورہ لے کر کام کرتے تھے اور ہر قبیلہ اپنی اپنی جگہ آزاد سمجھا جاتا تھا مگر اُن کی اتنی حیثیت بھی نہ تھی جتنی آجکل چھوٹی سے چھوٹی ریاستوں کی ہوتی ہے۔ کوئی قبیلہ ہزار افراد پر مشتمل تھا، کوئی قبیلہ دو ہزار افراد پر مشتمل تھا، کوئی قبیلہ تین ہزار افراد پر مشتمل تھا۔......مکہ کی آبادی بھی اُس وقت صرف دس پندرہ ہزار تھی (جس میں کئی قبائل تھے)۔ پھر اُن میں کوئی نظام نہ تھا۔ اُن کے پاس کوئی خزانہ نہ تھا، کوئی سپاہی نہ تھا، کوئی ایسا محکمہ نہ تھا جس کے ماتحت باقاعدہ فوجیں رکھی جاتی ہوں اور سپاہی بھرتی کئے جاتے ہوں......غرض وہ ایک ایسی قوم تھی جو بالکل بے راہ رَو تھی۔ کوئی طریقہ اور کوئی صحیح نظام اُن میں نہیں پایا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا مگر بہت ہی تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے۔ محققین کے نزدیک ساری مکّی زندگی میں جو لوگ مکّہ میں اسلام لائے، اُن کی تعداد سو کے قریب بنتی ہے۔ غرض یہ تھوڑے سے آدمی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ مکّہ کے لوگ اول تو خود ہی دنیاوی لحاظ سے نہایت حقیر تھے اور ان میں کوئی طاقت وقوت نہ تھی۔ (گو ویسے جنگجو تھے۔ اپنے قبیلہ کے رَکھ رکھاؤ رکھنے والے تھے لیکن دنیاوی لحاظ سے تو کوئی طاقت نہیں تھی۔) پھر اُن کمزور لوگوں میں سے بھی ایسے لوگ اسلام میں داخل ہوئے جو مکّہ والوں کی نگاہ میں بھی کمزور سمجھے جاتے تھے۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں کتنی بہادری پیدا کر دی اور بے نظامی کی جگہ کیسی اعلیٰ درجہ کی تنظیم کا نظارہ نظر آنے لگا۔ یہی مکّہ کے لوگ یا عرب کے باشندے کسی کی بات ماننا گوارا

نہیں کیا کرتے تھے۔ یعنی اطاعت جو دنیا میں مہذب قوموں کا شعار سمجھا جاتا ہے وہ ان کے نزدیک سخت ذلت کی بات تھی۔''

پھر عرب کا ایک پرانا قصہ مشہور ہے اُس کی مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

دیکھو'' عربی ادب کی کتب میں لکھا ہے کہ عرب میں ایک بادشاہ عمرو بن ہند تھا۔ اُس نے ایک علاقے پر جو شام اور عراق کی طرف تھا، حکومت قائم کی اور عرب کے لحاظ سے اس قدر شوکت حاصل کر لی کہ اُسے خیال پیدا ہوا کہ سارا عرب میری بات مانتا ہے۔ ایک دن درباریوں سے اُس نے بات کرتے ہوئے کہا۔ کیا عرب میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو میری بات ماننے سے انکار کر سکے......انہوں نے کہا کہ ایک شخص عمرو بن کلثوم ہے جو اپنے قبیلے کا سردار ہے۔ ہمارے خیال میں وہ ایسا شخص ہے جو آپ کی اطاعت نہیں کرے گا۔ اُس نے کہا بہت اچھا۔ میں اس کی تصدیق کرنے کے لئے اُسے بلواتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ نے عمرو بن کلثوم کو دعوت دی اور اُسے خط لکھا کہ آپ یہاں تشریف لائیں۔ آپ سے ملنے کو جی چاہتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کچھ لوگوں کو لے کر آ گیا جیسے عرب کا دستور تھا۔ بادشاہ اُس وقت کسی جگہ خیموں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہیں اُس نے آ کر اپنے خیمے لگا دیئے۔ اُس بادشاہ نے عمرو بن کلثوم کو یہ بھی لکھا تھا کہ اپنی والدہ اور دوسرے عزیزوں کو بھی لیتے آنا۔ چنانچہ وہ اس کے مطابق اپنی والدہ کو بھی لے آیا۔ عمرو بن ہند نے یعنی بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا۔ کام کرتے کرتے عمرو بن کلثوم کی ماں سے کوئی چھوٹا سا کام لے کر دیکھنا تا پتہ لگ سکے کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے۔ چنانچہ جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تو عرب کے دستور کے مطابق گو وہ بادشاہ کہلاتا تھا مگر اُس کی ماں خود کھانا برتانے میں بیٹھ گئی۔ اپنے بیٹے کے لئے بھی اور عمرو بن کلثوم کیلئے بھی۔ گویا عمرو بن ہند کی والدہ (بادشاہ کی والدہ) اُس وقت عملاً عمرو بن کلثوم اور اُس کے دوسرے عزیزوں کا کام کر رہی تھی۔ پس ایسے وقت میں عمرو بن کلثوم کی ماں کا کسی کام میں ہاتھ بٹانا ہرگز اُس کی ہتک کا موجب نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ جب بادشاہ کی ماں خود ایک کام کر رہی تھی تو اسی کام میں عمرو بن کلثوم کی ماں کا ہاتھ بٹانا ہرگز کوئی ایسی بات نہیں تھی جو اُس کی شان اور عزت کے منافی ہوتی۔ مگر واقعہ کیا ہوتا ہے، کھانا برتاتے وقت ایک تھال کچھ فاصلے پر پڑا تھا۔ عمرو بن ہند کی والدہ کھانا برتاتے برتاتے اُسے کہنے لگی کہ بی بی ذرا وہ تھال تو سرکا کر ادھر کر دینا۔ اُسے یہ بھی جرأت نہ ہوئی کہ اس سے زیادہ اُس سے کام لے سکے، کام کرنے کے لئے کہے۔ مگر تاریخوں میں لکھا ہے کہ جونہی بادشاہ کی ماں نے اُس کی اُس عرب قبیلہ کے سردار عمرو بن کلثوم کی والدہ سے یہ بات کہی وہ کھڑی ہو گئی۔ (قبیلہ کے سردار کی ماں کھڑی ہو گئی) اور اُس نے زور سے پکارنا شروع کر دیا کہ او ابن کلثوم! تمہاری ماں کی ہتک ہو گئی ہے۔ عمرو بن کلثوم اُس وقت بادشاہ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور کھانا کھانے کی وجہ سے اُس نے اپنی تلوار ایک طرف لٹکائی ہوئی تھی مگر جونہی اُس نے اپنی ماں کی آواز کو سنا، اُس نے اپنی ماں سے جا کر یہ نہیں پوچھا کہ تمہاری کیا ہتک ہوئی ہے۔ وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگ گیا۔ خیمہ میں بادشاہ کی تلوار لٹک رہی تھی۔ اُس نے اُچک کر تلوار کو میان سے نکالا اور بادشاہ کو قتل کر دیا اور باہر نکل کر اُس نے اپنے قبیلے والوں سے کہا کہ بادشاہ کا سب مال و متاع لوٹ لو۔''

''......تو عرب لوگ کسی کی اطاعت برداشت نہیں کر سکتے تھے......لیکن پھر انہی عربوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل بدل ڈالے۔ اُنہی عربوں میں سے ایک سمجھدار اور پڑھے لکھے اور اپنی قوم کے معزز فرد حضرت عبد اللہ بن مسعود گلی میں سے گزر رہے تھے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں وعظ فرما رہے تھے۔ وہ اسی وعظ کو سننے کے لئے مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ وہاں مسجد میں کسی وجہ سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا کہ لوگ بیٹھ جائیں تو آپ کیونکہ رستہ میں تھے، جا رہے تھے، آپ نے آواز سنی، آپ بھی بیٹھ گئے اور بچوں کی طرح گھسٹ گھسٹ کر انہوں نے مسجد کی طرف جانا شروع کر دیا۔ کوئی دوست جو پاس سے گزرا اُس نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود! یہ تم نے کیا مضحکہ خیز حرکت شروع کر دی ہے کہ زمین پر بیٹھے بیٹھے چل رہے ہو۔ سیدھی طرح کیوں نہیں چلتے۔ انہوں نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مجھے کیا پتہ کہ مَیں وہاں تک زندہ پہنچوں یا نہ پہنچوں۔ ایسا نہ ہو میرا خاتمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں ہو۔ اس لئے میں یہیں بیٹھ گیا اور میں نے بیٹھے بیٹھے مسجد کی طرف جانا شروع کر دیا۔ اب ذرا مقابلہ کرو، اس واقعہ کا، عمرو بن کلثوم کے واقعہ سے کہ ایک بادشاہ کی دعوت پر وہ جاتا ہے اور اُس کی ماں کو بادشاہ کی ماں کوئی بڑا کام نہیں بتاتی بلکہ وہ کام بتاتی ہے جو وہ خود کر رہی ہوتی ہے اور اپنے بیٹے سے کم درجہ رکھنے والے شخص کے لئے کر رہی ہے۔ پھر وہ کام کوئی بہت بڑا کام بھی نہیں بلکہ جو کچھ کر رہی تھی اُس میں سے بھی ایک نہایت معمولی اور چھوٹا سا کام کرنے کے لئے اُسے کہتی ہے۔ مگر اُس کی طبیعت اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور اِدھر وہ بات کہتی ہے اُدھر وہ شور مچانے لگ جاتی ہے کہ میری ہتک ہو گئی۔ مگر اسی گروہ کا ایک فرد گلی میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتا ہے اور گلی میں سن کر ہی بیٹھ جاتا ہے اور ایسی حرکت کرتا ہے جو دنیا میں عام طور پر ذلیل سمجھی جاتی ہے۔''

پھر لکھتے ہیں کہ'' تم یقیناً اسے پاگل سمجھو گے مگر صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے آپ کو پاگل ہی بنا بیٹھے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔''

پھر آگے مصلح موعود لکھتے ہیں کہ'' پھر مدینہ کے لوگ لڑائی کے کام میں نہایت ادنیٰ اور ذلیل سمجھے جاتے تھے۔ جیسے ہمارے ملک میں بعض قومیں لڑائی کے فن کی اہل نہیں سمجھی جاتیں۔ ...... مدینہ کے لوگ بیشک مالدار تھے اور وہ اچھے زمیندار تھے مگر جیسے ہمارے ملک میں بعض قومیں بعض پیشوں کی وجہ سے ذلیل سمجھی جاتی ہیں اسی طرح وہ ذلیل سمجھے جاتے تھے کیونکہ وہ کھیتی باڑی کرتے تھے اور کھیتی باڑی کو عرب لوگ پسند نہیں کرتے تھے۔ عرب لوگ اس بات پر ناز کرتے تھے کہ اُن کے پاس اتنے گھوڑے ہیں، اتنے اونٹ ہیں، وہ اس طرح ڈاکے مارتے ہیں اور اس اس طرح لوگوں پر حملے کرتے ہیں۔ مگر مدینہ کے لوگ ایک گاؤں میں بستے اور کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ وہ نہ ڈاکہ مارتے تھے، نہ اونٹ اور گھوڑے کثرت سے رکھ سکتے تھے، کیونکہ اگر وہ اونٹ اور گھوڑے رکھتے تو انہیں کھلاتے کہاں سے۔ اس لئے وہ دوسرے عربوں کی نگاہ میں نسبتاً ادنیٰ سمجھے جاتے تھے۔ عرب کے لوگ تو اُن کے متعلق کہا کرتے تھے کہ وہ تو سبزی ترکاری بونے والے ہیں۔ ......اس میں کیا شبہ ہے کہ جو لوگ تَرَفُّہ میں پڑ جائیں (یعنی آسودگی وغیرہ میں پڑ جائیں) باغات بنا لیں، کھیتی باڑی میں مشغول ہو جائیں اور مال و دولت جمع کرنے میں لگ جائیں۔ اُنہوں نے کیا لڑنا ہے اور وہ تو کئی پُشتوں سے نسلاً بعد نسلٍ یہی کام کرتے چلے آ رہے تھے اس لئے وہ لڑائی کے قابل نہیں سمجھے جاتے تھے۔''

پھر فرماتے ہیں کہ'' ......عرب کی نگاہ میں مدینہ کے لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے اور حقارت سے وہ اُن کے متعلق کہا کرتے تھے کہ یہ تو کھیتی باڑی کرنے والے لوگ ہیں مگر انہی لوگوں کو دیکھو کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے بعد ان میں کتنا عظیم الشان فرق پیدا ہو گیا کہ وہی سبزی ترکاری بونے اور کھیتی باڑی کرنے والے لوگ دنیا کے بہترین سپاہی بن گئے۔ بدر کے موقع پر مکہ کے بڑے بڑے سردار جمع تھے اور وہ خیال کرتے تھے کہ آج مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ اُس دن ایک ہزار تجربہ کار سپاہی جو بیسیوں لڑائیاں دیکھ چکا تھا اور جن کا دن رات کا شغل لڑائیوں میں شامل ہونا اور دشمنوں پر تلوار چلانا تھا، مسلمانوں کے مقابلے میں صف آراء تھا اور مسلمان صرف تین سو تیرہ تھے۔ بعض تاریخوں میں لکھا ہے کہ ان تین سو تیرہ مسلمانوں میں سے بعض کے پاس تلواریں تک نہ تھیں اور وہ لاٹھیاں لے کر آئے ہوئے تھے۔ ایسی بے سروسامانی کی حالت میں جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے چلے تو دو انصاری لڑکے بھی بضد ہو گئے کہ ہم نے بھی ساتھ چلنا ہے۔ آخر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ساتھ چلنے کی اجازت دے دی...... حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف جو نہایت ہی بہادر اور تجربہ کار سپاہی تھے، کہتے ہیں کہ اُس دن ہمارے دلوں کے ولولے کوئی شخص نہیں جان سکتا۔ ہم سمجھتے تھے کہ آج جبکہ خدا نے ہمیں لڑنے کی اجازت دے دی ہے، ہم مکّہ والوں سے ان مظالم کا بدلہ لیں گے جو انہوں نے ہم پر کئے۔ مگر کہتے ہیں کہ اچھا سپاہی تبھی اچھا لڑ سکتا ہے جب اس کا دایاں اور بایاں پہلو مضبوط ہو۔ (وہاں بھی کوئی اچھے لڑنے والے موجود ہوں۔) جب وہ حملہ کرے اور دشمنوں کی صفوں میں گھس جائے تو وہ دونوں اس کی پشت کو دشمنوں کے حملے سے محفوظ رکھیں۔ ......اس لئے بہادر سپاہی ہمیشہ درمیان میں کھڑے کئے جاتے ہیں تا اُن کے دائیں بائیں حفاظت کا خاص سامان رہے اور جب وہ دشمن کی صف کو چیر کر آگے بڑھیں تو اُن کی پیٹھ کی حفاظت ہوتی رہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے اسی خیال کے ماتحت اپنے دائیں بائیں دیکھا کہ دیکھوں میرے

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS LJ SIGN OF PURITY
Since 1948

دائیں بائیں کون ہے؟ کہتے ہیں میری جو نظر پڑی تو میں نے دیکھا وہی دو انصاری لڑکے پندرہ پندرہ سال کی عمر کے میرے دائیں بائیں کھڑے تھے۔...... اول تو یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔......(کہتے ہیں مجھے خیال ہوا، دل بیٹھ گیا۔)...... جہاں کے لوگ لڑائی کے فن سے ناآشنا ہیں۔ پھر یہ پندرہ پندرہ سال کے لڑکے ہیں۔ انہوں نے میری کیا حفاظت کرنی ہے۔ تو آج میرے دل کے جوش کی جو حالت ہے وہ دل میں ہی رہے گی اور میں اپنی حسرت نہیں نکال سکوں گا۔

بہر حال اس کا خلاصہ بیان کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ یہ خیال ابھی میرے دل میں آ رہا تھا کہ مجھے دائیں طرف سے میرے پہلو میں کہنی لگی میں نے مڑ کر اُس لڑکے کی طرف دیکھا کہ وہ مجھے کیا کہنا چاہتا ہے۔ وہ اپنا منہ میرے کان کے قریب لایا اور اُس نے آہستگی سے مجھے کہا کہ چچا وہ ابوجہل کونسا ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دُکھ دیا کرتا تھا۔ میرا دل چاہتا ہے آج اُس سے بدلہ لوں۔ ابھی کہتے ہیں مَیں نے اُس کا جواب دینا ہی تھا تو دوسری طرف سے مجھے ایک کُہنی لگی اور اُس نے بھی میرے کان کے قریب اپنا منہ لا کر کہا کہ چچا وہ ابوجہل کونسا ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دُکھ دیا کرتا تھا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ آج اُس سے بدلہ لوں۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ ابوجہل جو سردار ہے اور لشکر کے درمیان میں ہے اس کے بڑے کُہنہ مشق، جنگجو قسم کے لوگ اُس کے ساتھ کھڑے ہوں گے کہ اُس تک مَیں پہنچوں اور قتل کروں۔ لیکن ان بچوں کو یہ خیال آ گیا۔ بہر حال کہتے ہیں میں نے اشارہ کیا اور دونوں بچوں کی خواہش تھی کہ میں ہی اس نعمت کو بجالاؤں یعنی یہ انعام مجھے ہی ملے کہ میں ابوجہل کو قتل کرنے والا بنوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عبدالرحمنؓ بن عوف کی تو یہ حالت تھی کہ وہ پریشان تھے مگر ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ان دونوں کے دلوں میں ایمان نے ایک ہی جذبہ پیدا کر رکھا تھا۔ ”عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ ان دونوں کے سوال سے میرے دل پر حیرت طاری ہوگئی اور مجھے اُن کے ایمان کو دیکھ کر بہت ہی تعجب ہوا۔ چنانچہ میں نے انگلی اُٹھا کر یہ بتانے کے لئے کہ تمہارا خیال کیسا ناممکن ہے، کہا کہ وہ قلبِ لشکر میں (یعنیبالکل درمیان میں) جو شخص گھوڑے پر سوار ہے اور سر سے پیر تک مسلح ہے اور جس کے آگے دو جرنیل ننگی تلواریں لے کر پہرہ دے رہے ہیں، وہ ابوجہل ہے۔ اس وقت ابوجہل کے سامنے ایک تو عکرمہ ننگی تلوار لے کر پہرہ دے رہا تھا اور ایک اور مشہور جرنیل تھا۔“ کہتے ہیں اور عکرمہ بھی کوئی معمولی انسان نہیں تھا بلکہ اُس وقت دنیا کے بہترین سپاہیوں میں سے تھا اور وہ دونوں اُس وقت ننگی تلواریں لے کر ابوجہل کے سامنے کھڑے تھے۔ غرض عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے انگلی اُٹھا کر اُنہیں بتایا کہ ابوجہل کونسا ہے۔ میری غرض یہ تھی کہ اُنہیں معلوم ہو جائے، ان کا خیال کیسا ناممکن ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ ابھی میری انگلی نیچے نہیں آئی تھی، جس طرح باز چڑیا پر حملہ کرتا ہے، اسی طرح انہوں نے یکدم حملہ کر دیا اور پیشتر اس کے کہ کفار کے لشکر کو ہوش آئے کہ یہ ہو کیا گیا ہے، انہوں نے ابوجہل کو زخمی کر کے نیچے گرا دیا۔ ان میں سے ایک کا ہاتھ کٹ گیا تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کو الگ پھینک کر پھر آگے بڑھا اور دونوں نے ابوجہل کو زخمی کر کے نیچے گرا دیا اور اس طرح...... بدر کی جنگ بے جرنیل کے لڑی گئی۔“

فرمایا کہ ”دیکھو وہ قوم جو اتنی ذلیل سمجھی جاتی تھی کہ اس کے افراد کو لڑائی کے قابل ہی خیال نہیں کیا جاتا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے طفیل اُن میں کتنا تغیر پیدا ہوا کہ ابوجہل مرتا ہے تو اس حسرت کے ساتھ کہ مجھے مدینہ کے دو لڑکوں نے مارا۔ وہ کہتا ہے مرنے کی پرواہ نہیں، سپاہی لڑائی میں مرا ہی کرتے ہیں۔ مجھے حسرت اور افسوس ہے تو یہ کہ مدینہ کے دو لڑکوں نے مجھے مارا۔ گویا وہ لوگ جنہیں عرب سپاہی تک نہیں سمجھتے تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو خدا جس کے قبضہ میں دل ہیں اور جو کمزور کو قوی بنانے کی طاقت رکھتا ہے، اُس نے اُن کو ایسا بہادر اور جری بنا دیا کہ ایک تجربہ کار جرنیل جس بات کو ناممکن سمجھتا تھا، خدا نے وہ کام اُس قوم کے دو بچوں کے ہاتھ سے کروا دیا۔

پھر عرب لوگوں کے اندر اس قدر غیرت ہوا کرتی تھی کہ وہ غیرت میں اپنی ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، مگر دیکھو پھر کس طرح خدا نے اُن کے دل بدل ڈالے اور ان کے دلوں سے جھوٹی غیرت کا احساس تک جاتا رہا“۔ اور پھر آپ نے اس شخص کا واقعہ بیان فرمایا جو ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا اور اُس کے باپ کے پاس گیا۔ اُس نے کہا کہ مجھے لڑکی دکھا دو۔ اُس نے کہا نہیں۔ لڑکی مَیں نہیں دکھا سکتا۔ ”وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں مگر اُس کا باپ لڑکی کی شکل مجھے نہیں دکھاتا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلطی کرتا ہے، اُسے لڑکی دکھا دینی چاہئے۔ وہ پھر اُس کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے انکار کیا تھا اور کہا تھا مَیں لڑکی نہیں دکھاتا۔ میں نے اس بارے میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ نکاح کے موقع پر لڑکی کو دیکھ لینا جائز ہے۔ باپ کہنے لگا جائز ہوگا مگر مَیں تمہیں نہیں دکھاتا۔ (اپنی غیرت دکھائی اُس نے۔) تم کسی اور جگہ رشتہ کر لو۔ لڑکی اندر بیٹھی ہوئی یہ باتیں سن رہی تھی۔ جونہی اُس نے یہ بات سنی وہ فوراً ننگے منہ باہر نکل آئی اور کہنے لگی کہ باپ! آپ کیا کہتے ہیں۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ لڑکی کو نکاح سے قبل دیکھ لینا جائز ہے تو آپ کو اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے۔ پھر وہ اس نوجوان سے کہنے لگی۔ لو میں تمہارے سامنے کھڑی ہوں مجھے دیکھ لو۔ اُس نوجوان نے کہا مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں، مجھے ایسی ہی لڑکی پسند ہے جو خدا اور اُس کے رسول کی ایسی فرمانبردار ہے۔ تو دیکھو کس طرح اہلِ عرب کے قلوب کو بظاہر دنیاوی عزتیں قربان کرنے کیلئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کر دیا کہ اُن کے مدّنظر سوائے اس کے اور کوئی بات نہ رہی کہ خدا اور اُس کے رسول کا کیا حکم ہے۔ تو قلوب کو دنیا کی کوئی حکومت نہیں بدل سکتی۔ قلوب کو اللہ تعالیٰ ہی بدلتا ہے۔ بزدل بہادر بن جاتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت۔ اور بہادر بزدل بن جاتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت۔ کنجوس سخی بن جاتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت اور سخی کنجوس بن جاتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت۔ جاہل عالم بن جاتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت اور عالم جاہل بن جاتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت۔ جب خدا کسی قوم کے متعلق حکم دیتا ہے کہ اُس کو مٹا ڈالو تو اُس کے عالم جاہل ہو جاتے ہیں، اُس کے بہادر بزدل ہو جاتے ہیں، اُس کے سخی کنجوس ہو جاتے ہیں اور اُس کے طاقتور کمزور ہو جاتے ہیں۔ مگر جب خدا کسی قوم کے متعلق فیصلہ کرتا ہے کہ اُسے بڑھایا جائے تو اُس کے کمزور بہادر بن جاتے ہیں، اُس کے جاہل عالم بن جاتے ہیں، اُس کے بخیل سخی بن جاتے ہیں اور اُس کے بیوقوف عقلمند بن جاتے ہیں۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں اس قسم کی کئی مثالیں دیکھی ہیں“۔

فرماتے ہیں کہ ”احمدیوں میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ ایک شخص اخلاص کے ساتھ احمدی ہوتا ہے، وہ اَن پڑھ اور جاہل ہوتا ہے مگر احمدی ہوتے ہی اُس کی زبان اس طرح کھل جاتی ہے کہ بڑے بڑے مولوی اُس کے ساتھ بات کرنے سے گھبرانے اور کترانے لگ جاتے ہیں۔ مگر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض علم والے آدمی ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں مگر چونکہ اُن کے دلوں میں احمدیت کے متعلق اخلاص نہیں ہوتا، اس لئے وہ اسی طرح جاہل رہتے ہیں جس طرح غیر احمدی ہونے کی حالت میں علمِ دین سے جاہل ہوا کرتے تھے۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ہمارا علم ذاتی نہیں بلکہ خدا کا دیا ہوا علم ہے۔ ہماری بہادری اپنی نہیں بلکہ خدا کی دی ہوئی بہادری ہے۔ ہماری قربانیاں اپنی نہیں بلکہ خدا کی دی ہوئی توفیق کا نتیجہ ہیں۔ اگر وہ خدا کی دی ہوئی بہادری نہ ہوتی، اگر وہ خدا کا دیا ہوا علم نہ ہوتا، اگر وہ خدا کی دی ہوئی جرأت نہ ہوتی تو اس کا اخلاص سے کیا تعلق ہوتا۔ پھر تو عادات سے اور محنت سے اور ذاتی جدوجہد اور کوشش سے ہی اُس کا تعلق ہوتا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو دنیاوی لحاظ سے ان باتوں سے بالکل نابلد ہوتے ہیں مگر ان کے دلوں میں اخلاص ہوتا ہے“۔

پھر آپ نے مثال دی ہے اس کا خلاصہ بیان کر دیتا ہوں۔ پِیرا ایک شخص ہوا کرتا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم تھا۔ بڑی موٹی عقل کا آدمی تھا۔ سمجھ نہیں سکتا تھا کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اُس کا ذاتی لگاؤ تھا۔ وہ بیمار تھا۔ اُس کے والدین اُس کو علاج کرانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کا علاج کیا۔ ٹھیک ہو گیا اور وہ ڈیوڑھی پر پڑا رہتا تھا۔ اُس کے رشتہ دار جب واپس لینے کے لئے آئے تو اُس نے کہا نہیں۔ اب جس نے میرا علاج کیا تھا مَیں تو اُس کے پاس ہی رہوں گا۔ تمہارے ساتھ نہیں جاتا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈیوڑھی میں بیٹھا رہتا تھا۔ پیغام لانا، پیغام رسانی کرنا، مہمانوں کو کھانا پہنچانا، یہ کام تھا لیکن نمازیں نہیں پڑھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہاں بیٹھا رہتا ہے۔ بعض لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بن جائے کہ نمازیں نہیں پڑھتا۔ اُسے کہا کہ نماز پڑھا کرو۔ خیر اُس کو بڑا سمجھایا سمجھوایا، اس کو لالچ بھی شاید دیا۔ ایک دن وہ پانچوں نمازیں پڑھنے کے لئے چلا گیا۔ اس عرصے میں

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
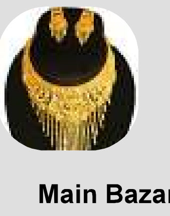
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

جب وہ صاحب مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے تو اندر سے جو خاتون مہمانوں کے لئے کھانا لے کے آئیں، اس نے آوازیں دیں۔ آواز نہیں پہنچی تو زور سے آواز دی کہ کھانا لے کے جاؤ۔ نہیں تو مَیں تمہاری شکایت کروں گی۔ اُس وقت نماز ہو رہی تھی۔ ''التحیات'' پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تشہد میں سارے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نیجب اونچی آواز دی تو پیرا صاحب کو پہنچ گئی، تو انہوں نے وہیں مسجد سے بیٹھے بیٹھے آواز دی کہ ''ٹھہر جا التحیات پڑھ لَواں تے آنداں واں۔'' تو یہ اُن کی دماغی حالت کی حالت تھی۔ لیکن حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اُس وقت قادیان میں پوسٹ آفس نہیں ہوتا تھا، نہ ریل تھی، تار گھر وغیرہ کچھ نہیں تھا اور سٹیشن بھی نہیں تھا۔ جو لوگ بٹالہ میں سٹیشن پر اترتے تھے تو مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب وہاں جا کے لوگوں کو ورغلایا کرتے تھے کہ قادیان نہ جاؤ۔ تمہارا ایمان خراب ہو جائے گا۔ ایک دن اُن کو سارا دن سٹیشن پر پھرنے سے اور کوئی شکار نہیں ملا۔ پیرا کو کسی کام سے کوئی بلٹی چھڑانے کے لئے، تار دینے کے لئیو ہاں بھیجا گیا تھا تو انہوں نے اُس کو پکڑ لیا۔ وہ کہنے لگے کہ پیرے! تیرا تو ایمان خراب ہو گیا۔ مرزا صاحب کافر اور دجال ہیں نعوذ باللہ۔ تو اپنی عاقبت اُن کے پیچھے لگ کر کیوں خراب کرتا ہے۔ پیرا ان کی باتیں سنتا رہا۔ جب ساری باتیں کر لیں تو پھر پیرے سے پوچھا کہ بتاؤ میری باتیں کیسی ہیں؟ پیرا کہنے لگا مولوی صاحب! میں تو اَن پڑھ اور جاہل ہوں۔ مجھے نہ علم ہے اور نہ مسئلے سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن ایک بات ہے جو مَیں آپ کی سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ میں سالہا سال سے بلٹیاں لینے اور تاریں دینے کے لئے یہاں آتا ہوں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ سٹیشن پر آ کر لوگوں کو قادیان جانے سے منع کرتے ہیں۔ آپ کی اب تک شاید اس کوشش میں کتنی ہی جوتیاں گھس گئی ہوں گی مگر مولوی صاحب! پھر بھی آپ کی کوئی نہیں سنتا اور مرزا صاحب قادیان میں بیٹھے ہیں اور پھر بھی لوگ اُن کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔ آخر کوئی بات تو ہے جس کی وجہ سے یہ فرق ہے۔ تو دیکھو یہ کیسا لطیف اور صحیح جواب ہے''۔ اُس کو کوئی دلیل نہیں آتی تھیلیکن یہ قدرتی جواب تھا جو اللہ تعالیٰ نے پیرے کو سکھایا جس کی نماز کی حالت میں نے آپ کو بتائی۔

تو فرمایا ''تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اور اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بعض دفعہ ایسی باتیں سمجھا دیتا ہے کہ انسان کی عقل دنگ ہو جاتی ہے کیونکہ اُس کے پاس یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس سارے سامان ہیں اور جس چیز کی کمی ہو وہ اُس کے پاس موجود ہوتی ہے۔ عقل کی کمی ہو تو وہ اُس کے پاس موجود ہے۔ جرأت کی کمی ہو تو وہ اُس کے پاس موجود ہے۔ سخاوت کی کمی ہو تو وہ اُس کے پاس موجود ہے۔ صحت کی کمی ہو تو وہ اُس کے پاس موجود ہے۔ عزت کی کمی ہو تو وہ اُس کے پاس موجود ہے، مال کی کمی ہو تو وہ اُس کے پاس موجود ہے۔ غرض ہر چیز کے خزانے اُس کے پاس موجود ہیں اور وہ اپنے بندوں کو ان خزانوں میں سے ایسے رنگ میں حصہ دیتا ہے کہ انسان حیران ہو جاتے ہیں......''۔

پھر فرماتے ہیں کہ یہیں قادیان میں ایک دفعہ پادری زویمر آیا جو دنیا کا مشہور ترین پادری ہے اور امریکہ کا رہنے والا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑے تبلیغی رسالے کا ایڈیٹر بھی تھا اور یوں ساری دنیا کی عیسائی تبلیغی سوسائٹیوں میں نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اُس نے قادیان کا بھی ذکر سنا ہوا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آیا تو اور مقامات کو دیکھنے کے بعد وہ قادیان آیا۔ اُس کے ساتھ ایک اور پادری گارڈن نامی بھی تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اُس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اُس وقت قادیان کے تمام مقامات دکھائے مگر پادری صاحب اپنی نیش زنی سے باز نہیں آ سکے۔ اُن دنوں میں ابھی قادیان میں بھی ٹاؤن کمیٹی نہیں بنی تھی اور گلیوں میں بہت گند پڑا رہتا تھا۔ پادری زویمر باتوں باتوں میں ہنس کر کہنے لگا کہ ہم نے قادیان بھی دیکھ لیا اور نئے مسیح کے گاؤں کی صفائی بھی دیکھ لی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اُسے ہنس کر کہنے لگے۔ پادری صاحب! ابھی پہلے مسیح کی حکومت ہندوستان پر ہے اور یہ اُس کی صفائی کا نمونہ ہے۔ نئے مسیح کی حکومت قائم نہیں ہوئی۔ اس پر وہ شرمندہ ہوا۔

پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ ہم ملنا چاہتے ہیں۔ طبیعت میری ٹھیک نہیں تھی بہرحال کہتے ہیں میں نے مل لیا۔ پادری زویمر کہنے لگے کہ میں ایک دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمایئے۔ کہنے لگے اسلام کا عقیدہ تناسخ کے متعلق کیا ہے؟ آیا وہ اس مسئلہ کو مانتا ہے یا اس کا انکار کرتا ہے۔ جونہی اُس نے یہ سوال کیا۔ معاً اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ اس کا سوال سے منشاء یہ ہے کہ تم جو مسیح موعود کو مسیح ناصری کا بروز اور اس کا مثیل کہتے ہو تو آیا اس سے یہ مطلب ہے کہ مسیح ناصری کی روح اُن میں آ گئی ہے۔ اگر یہی مطلب ہے تو یہ تناسخ ہوا اور تناسخ کا عقیدہ قرآنِ کریم کے خلاف ہے۔ چنانچہ مَیں نے اُن سے ہنس کر کہا۔ پادری صاحب! آپ کو غلطی لگی ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب میں مسیح ناصری کی روح آ گئی ہے بلکہ ہم ان معنوں میں آپ کو مسیح ناصری کا مثیل کہتے ہیں کہ آپ مسیح ناصری کے اخلاق اور روحانیت کے رنگ میں رنگین ہو کر آئے ہیں۔ میں نے جب یہ جواب دیا تو کہنے لگا کہ آپ کو کس نے بتایا کہ میرا یہ سوال ہے؟ (سوال تو indirect اور طرح تھا) بہرحال کہنے لگا کہ میرا منشاء یہی معلوم کرنا تھا کہ آپ کس طرح کہتے ہیں۔ پھر کہا کہ میں نے اُس سے کہا کہ تمہارا دوسرا سوال کیا ہے؟ کہنے لگے کہ دوسرا سوال یہ ہے کہ نبی کی بعثت کیسے مقام پر ہونی چاہئے۔ یعنی اُس کو اپنا کام سرانجام دینے کے لئے کس قسم کا مقام چاہئے۔ جونہی اُس نے یہ دوسرا سوال کیا۔ معاً دوبارہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس سوال سے اُس کا یہ منشاء ہے کہ قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ یہ دنیا کا مرکز کیسے بن سکتا ہے؟ اور اس چھوٹے سے مقام سے ساری دنیا میں تبلیغ کس طرح کی جا سکتی ہے؟ اگر حضرت مرزا صاحب کی بعثت کا مقصد ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ پہنچانا ہے تو آپ کو ایسی جگہ بھیجنا چاہئے تھا جہاں سے ساری دنیا میں آواز پہنچ سکتی، نہ یہ کہ قادیان جو ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، اُس میں آپ کو بھیج دیا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس سوال کے معاً بعد یہ بات میرے دل میں ڈال دی اور میں نے پھر اس کو مسکرا کر کہا کہ پادری صاحب! ناصرہ یا ناصرۃ سے بڑا کوئی شہر ہو، وہاں نبی آ سکتا ہے، حضرت مسیح ناصری جس گاؤں میں ظاہر ہوئے تھے اُس کا نام ناصرہ تھا اور ناصرہ کی آبادی بمشکل دس بارہ گھروں پر مشتمل تھی۔ میرے اس جواب پر پھر اُن کا رنگ فق ہو گیا اور حیران ہوئے کہ میں نے اس کو اسی بات کا جواب دے دیا ہے۔ اسی طرح کوئی تیسرا سوال بھی کیا تھا جو یاد نہیں۔ فرماتے ہیں کہ بہرحال اس نے تین سوال کئے اور تینوں سوالات کے متعلق قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے القاء کر کے مجھے بتا دیا کہ اُس کا ان سوالات سے اصل منشاء کیا ہے؟ اور باوجود اس کے کہ وہ چکر دے کر پہلے اور سوال کرتا تھا، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اُس کا اصل منشاء مجھ پر ظاہر کر دیا اور وہ بالکل لاجواب ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ قلوب پر عجیب رنگ میں تصرف کرتا اور اس تصرف کے ماتحت اپنے بندوں کی مدد کیا کرتا ہے اور یہ تصرف صرف خدا کے اختیار میں ہوتا ہے بندوں کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک کج بحث مُلّاں مسجد میں مجھے ملا اور کہنے لگا۔ مجھے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دیجئے۔ مَیں نے کہا قرآن موجود ہے۔ سارا قرآن حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کہنے لگا کونسی آیت؟ مَیں نے کہا قرآنِ کریم کی ہر آیت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اب یہ تو صحیح ہے کہ قرآنِ کریم کی ہر آیت ہی کسی نہ کسی رنگ میں نبی پر چسپاں ہو سکتی ہے مگر بعض آیتیں ایسی ہیں کہ اُن کو سمجھنا اور یہ بتانا کہ کس رنگ میں اُس سے نبی کی صداقت کا ثبوت نکلتا ہے، بہت مشکل ہے۔ فرض کرو کسی آیت میں لڑائی کا واقعہ بیان ہو تو اب گو اس سے بھی نبی کی صداقت ثابت کی جا سکتی ہے مگر وہ ایسا رنگ ہے جو عام طبائع کی سمجھ سے بالا ہوتا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ مجھے اُس وقت یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ تصرف فرما کر اُس کی زبان سے وہی آیت نکلوائے گا جس سے نہایت وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہو جائے گی۔ تو بہرحال کہتے ہیں اُس نے یہ آیت پڑھی کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ (البقرۃ:9)۔ مَیں نے سمجھ لیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی تصرف ہے کہ اُس نے اُس کی زبان سے یہ آیت نکلوائی ہے۔ چنانچہ مَیں نے اُس سے کہا۔ یہ آیت کن لوگوں کے متعلق ہے؟ مسلمانوں کے متعلق ہے یا غیر مسلموں کے متعلق ہے؟ اُس کا اصلسوال یہ تھا کہ جب مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں، (پہلے سوال یہ کر چکا تھا کہ جب مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں،) روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں تو اُن کے لئے کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟ جب اُس نے یہ آیت پڑھی تو میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ آیت کن لوگوں کے متعلق ہے۔ اُس نے کہا مسلمانوں کے متعلق۔ میں نے کہا تو پھر یہ آیت بتاتی ہے کہ مسلمانوں میں بھی بعض لوگ خراب ہو جاتے ہیں۔ وہ منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں مگر درحقیقت وہ مومن نہیں ہوتے اور قرآن یہ بتاتا ہے کہ خالی اپنے آپ کو مومن کہہ لینا کافی نہیں جبتک انسان اپنے عمل سے بھی ایمان کا ثبوت نہ دے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ جب مسلمان بھی بگڑ سکتے ہیں تو کیا خدا اُن کی اصلاح کے لئے کسی نبی کو بھیجے گا یا نہیں۔ فرمایا کہ دلوں کی تسلی تو بہرحال اللہ کا کام ہے لیکن بہرحال اس بات پر وہ چپ ہو گیا۔

پھر آخر میں آپ فرماتے ہیں ''تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سب کچھ آتا ہے، انسانی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ اس لئے یاد رکھو دعائیں جب تک مُضطر ہو کر نہ کی جائیں، یعنی اس یقین کے ساتھ کہ دنیا کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی ہستی صرف اور صرف خدا کی ذات ہے، اُس وقت تک قبول نہیں ہوتیں۔ بیشک دنیا

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

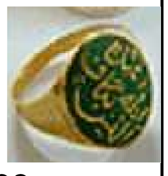

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

میں ایسے لوگ موجود ہیں جو گو خدا کے دیئے ہوئے میں سے دیتے ہیں مگر بہر حال وہ انسان کو کپڑا ہی دے سکتے ہیں۔ بیشک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو گو خدا کے دیئے ہوئے میں سے دیتے ہیں مگر بہر حال وہ دوسرے کو مکان ہی دے سکتے ہیں۔ بیشک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خدا کے دیئے ہوئے علم میں سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں مگر بہر حال وہ بیماروں کا علاج ہی کر سکتے ہیں۔ بیشک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو گو خدا کے دیئے ہوئے علم سے دوسروں کی حفاظت کے لئے مقدمہ مفت لڑ سکتے ہیں مگر بہر حال وہ مقدمہ بغیر فیس کے لینے کے ہی لڑ سکتے ہیں۔ مگر کوئی انسان دنیا کا ایسا نظر نہیں آ سکتا جس کے ہاتھ میں یہ ساری چیزیں ہوں۔ کوئی انسان ایسا نہیں جس کے ہاتھ میں دلوں کی تبدیلی ہو، کوئی انسان ایسا نہیں جس کے ہاتھ میں جذبات کی تبدیلی ہو۔ یہ صرف خدا کی ذات ہے جس کے قبضہ اور تصرف میں تمام چیزیں ہیں اور جو دلوں اور اُس کے نہاں در نہاں جذبات کو بھی بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ پس جب تک مُضطر ہو کر دعا نہ کی جائے اور جب تک چاروں طرف سے مایوس ہو کر اور خدا پر کامل ایمان رکھ کر دعا نہ کی جائے، اُس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی لیکن جب اس رنگ میں دعا کی جائے تو وہ خدا کے عرش پر ضرور پہنچتی ہے اور قبول ہو کر رہتی ہے۔

تو آپ کا جو انداز خطاب تھا یہ اُس کی بعض جھلکیاں تھیں جو مَیں نے پیش کیں۔

پس آج اس کے حوالے سے مَیں بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج بھی اگر ہم نے حالات کو بدلنا ہے تو تمام طاقتوں کے مالک خدا کے آگے جھکنا ہوگا اور اس طرح جھکنا ہوگا جس طرح ہم نے اس میں یہ سنا کہ تمام طاقتوں کا سرچشمہ وہی ہے، تمام قسم کی مدد اُسی سے مل سکتی ہے۔ دلوں کو پھیرنے والا وہی ہے۔ دلوں کو قابو کرنے والا وہی ہے۔ لوگوں کی طاقتوں کو قابو کرنے والا وہی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں۔

یہاں ہمارے ایک بڑے مخلص کارکن مکرم عظیم صاحب جو شعبہ ضیافت یوکے میں کام کرتے تھے اور پہلے جرمنی میں بھی بڑا لمبا عرصہ کام کرتے رہے، دو تین دن پہلے اُن کی وفات ہو گئی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آج جنازہ اُن کا ہونا تھا لیکن کیونکہ ابھی سرٹیفکیٹ وغیرہ حاصل کرنے میں دقت تھی، اس لئے جنازہ نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ایک دو دن تک جب ان کی نعش ہسپتال سے ساری قانونی کارروائیاں کرنے کے بعد مل جائے گی تو جنازہ بھی انشاء اللہ مسجد فضل میں ہو جائے گا۔ بہر حال یہ بہت فدائی کارکن تھے۔ مخلص تھے۔ وفادار تھے۔ ہر ایک کا درد رکھنے والے تھے۔ خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے سارے بچے ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔ تین بچے ہیں، دو بیٹیاں ایک بیٹا اور بڑے اخلاص والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور بچوں پر بھی ایسا ہاتھ رکھے کہ اُن کو اُن کے باپ کی جو کمی ہے وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی پورا فرماتا رہے۔

❀❀❀

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے عنقریب ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جملہ قارئین بدر کو مندرجہ ذیل عنوان پر مضمون لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

❀۔ عصر حاضر میں اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنانے کی اشد ضرورت کیوں ہے؟

شرائط:۔ ❀۔ مضمون تین صفحات پر مشتمل جامع اور خوشخط ہو مکمل حوالہ جات کے ساتھ صفحہ کے ایک طرف لکھیں۔ انشاء اللہ معیاری مضامین خصوصی نمبر کی زینت بنیں گے۔ مضمون نگار کیلئے عمر کی قید نہیں ہے۔

❀۔ مضمون نگار اپنی ایک پاسپورٹ سائز فوٹو مع نام و پتہ ارسال کریں۔

❀۔ مضامین 20 مئی تک دفتر بدر میں پہنچا دیں۔

خصوصی انعام: اول آنے والے مضمون نگار کو ہفت روزہ بدر کی جانب سے نقد ایک ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ قارئین کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پہلو پر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

یکم اپریل 2013 سے ہفت روزہ بدر کا سالانہ چندہ

ہندوستان کیلئے سالانہ 550 روپے۔

بیرون ممالک کیلئے 50 پاؤنڈ یا 80 امریکن ڈالر یا 60 یورو یا 80 کینیڈین ڈالر مقرر کیا گیا ہے

بدر کیلئے خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور دیں۔ (مینجر ہفت روزہ اخبار بدر)

حاصل مطالعہ:

انصر رضا، مبلغ سلسلہ، احمدیہ مسلم جماعت، کینیڈا

غیر احمدی عالم کا اعتراف احمدیہ مسلم جماعت ختم نبوت کی منکر نہیں ہے

جماعت احمدیہ پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ وہ ختم نبوت کی منکر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین بمعنی آخری نبی نہیں مانتی۔ عوام الناس کو تو غیر احمدی علماء یہی کہہ کہہ کر جماعت سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مولانا قاسم نانوتوی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' کے مقدمہ میں اسلامک مشن مانچسٹر کے ایک مشہور عالمِ دین، علامہ خالد محمود صاحب نے پینترا بدلا ہے اور احمدیہ مسلم جماعت کو ختم نبوت کے ایک پہلو کے انکار سے بری کرتے ہوئے دوسرے پہلو کے انکار کا الزام لگایا ہے۔ ان کا اقتباس نقل کرنے سے پہلے وضاحت کر دوں کہ ختم نبوت کے دو پہلو کون سے ہیں۔ مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں تحریر فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقام ختم نبوت مرتبی ہے یعنی آپؐ مرتبے میں سب سے آخری مقام پر فائز ہیں۔ آپؐ کے مقام و مرتبہ کے بعد اور کوئی مقام نہیں ہے اور یہی آپؐ کی اصل فضیلت ہے۔ اس طرح انہوں نے ختم نبوت کے دو پہلو بیان فرمائے: مرتبی اور زمانی۔ جہاں تک ختم نبوت زمانی کا تعلق ہے یعنی زمانہ میں سب سے آخر میں آنا اس میں کوئی وجہ فضیلت نہیں ہے۔ عوام الناس کو احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف بھڑکاتے ہوئے علماء ان دونوں پہلوؤں اور ان کے درمیان فرق کو بیان نہیں کرتے۔ لیکن اس متذکرہ بالا مقدمہ میں علامہ خالد محمود مانچسٹروی صاحب نے اعتراف کیا کہ احمدیہ مسلم جماعت ختم نبوت مرتبی کی قائل اور ختم نبوت زمانی کی منکر ہے۔

''مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کے عنوان سے انکار نہیں کیا نہ کہیں یہ کہا کہ وہ اور اس کی جماعت حضورؐ کو خاتم النبیّین نہیں مانتے۔ اس نے ختم نبوۃ کا یہ معنی بیان کیا کہ حضورؐ نبوت کا مرکز ہیں جن سے آگے نبوت پھیلتی ہے اور جو بھی نبوت پائے گا اس پر آپؐ کی نبوت کی مہر ہوگی۔ مرزا غلام احمد اپنی تشریح میں ختم نبوت مرتبی کا عقیدہ رکھتا تھا اور ختم نبوت مرتبی کو ختم نبوت زمانی کے متوازی سمجھتے ہوئے ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کا انکار کرتا تھا۔ اس کے ذہن کے مطابق یہ دو متقابل نظریات تھے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کے پیرو ختم نبوت مرتبی کا اقرار کرتے ہیں اور ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔'' (مقدمہ تحذیر الناس از علامہ ڈاکٹر خالد محمود صفحہ 16۔ ناشر ادارہ العزیز گوجرانوالہ۔ سن اشاعت جنوری۔ 2001)

ختم نبوت مرتبی میں ختم نبوت زمانی سے عقیدت زیادہ ہے

اس اعتراف کے ساتھ ساتھ علامہ خالد محمود صاحب نے ایک اور اعتراف کیا ہے اور وہ یہ کہ ختم نبوت مرتبی میں عقیدت زیادہ ہے اور وہ لوگوں کو طبعًا اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہی بات مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے تحریر فرمائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ختم نبوت مرتبی میں ہی ہے، ختم نبوت زمانی میں نہیں۔ ظاہر ہے کہ جس میں فضیلت ہوگی کشش بھی اسی میں زیادہ ہوگی۔

''مسلم عوام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و شان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ جب وہ قادیانی مبلغین سے سنتے ہیں کہ ختم نبوت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سارے کمالات ختم مانے جائیں اور یہی حضورؐ کی ختم نبوت ہے تو کئی عوام جوشِ عقیدت میں قادیانیوں کے پنجۂ الحاد میں آ جاتے ہیں۔ ختم نبوت زمانی کتنا پختہ عقیدہ کیوں نہ ہو ختم نبوت مرتبی میں عقیدت بہر حال زیادہ ہے اور وہ ظاہر میں لوگوں کو زیادہ کھینچتی ہے۔'' (ایضًا صفحہ۔ 17)

مولانا قاسم نانوتویؒ صاحب کی ختم نبوت زمانی سے مراد

دیگر غیر احمدی علماء کی طرح علامہ خالد محمود صاحب نے بھی مولانا قاسم نانوتوی صاحب کی اس عبارت کی وضاحتیں پیش کی ہیں کہ اگرچہ وہ ختم نبوت زمانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ فضیلت قرار نہیں دیتے لیکن پھر بھی وہ اس کے معتقد ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں ہیں۔ اس بات کے تصفیہ کے لئے دیکھتے ہیں کہ مولانا قاسم نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی سے کیا مراد لیتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ختم نبوت زمانی سے مراد یہ ہے کہ دینِ اسلام منسوخ نہ ہو۔

''غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دینِ محمدیؐ بعد ظہور منسوخ نہ ہو۔ علوم نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبیؑ کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو احتیاج باقی نہ رہے۔'' (مناظرہ عجیبہ صفحہ 58۔ ناشر مکتبہ قاسم العلوم کراچی)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ختم نبوت زمانی کا اقرار

علامہ خالد محمود صاحب نے احمدیہ مسلم جماعت پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ختم نبوت زمانی کو ختم نبوت مرتبی کے متقابل سمجھتے ہوئے اس کی منکر ہے۔ لیکن جس طرح ان کی مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے ختم نبوت زمانی کے عقیدہ کی وضاحت غلط تھی اسی طرح احمدیہ مسلم جماعت پر ان کا یہ الزام بھی غلط ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم نبوت زمانی کا اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سارا زمانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے جس کے شروع میں آپؐ تشریف لائے اور اس کے آخر میں آپؐ کا ایک نائب یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپؑ آخری زمانہ میں تشریف لائے اور آپؐ کے بعد کسی اور کا زمانہ نہیں ہے آپ فرماتے ہیں:

''چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپؐ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپؐ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام تھا آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔''

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 90,91)

❀❀❀

کتاب ''قادیان سے اسرائیل تک''

کی غلط بیانی اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات پر اہم شخصیات کا خراج تحسین

محمد یوسف انور
استاذ جامعہ احمدیہ
قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان کی لائبریری میں میری نظر سے ایک کتاب بعنوان ''قادیان سے اسرائیل تک'' گذری جو موتمر المصنفین کی مطبوعہ ہے جس کے صدر سمیع الحق صاحب ہیں آپ ماہنامہ ''الحق'' کے مدیر بھی ہیں۔

دراصل مخالفین اور معاندین کی یہ کوشش ہے کہ کسی طرح سے عوام الناس کو گمراہ کیا جائے اور اُنہیں جماعت احمدیہ سے دور رکھا جائے یہی وجہ ہے کہ اب ایک نیا عنوان دے کر کتابچہ شائع کیا گیا ہے اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کی پاکیزہ تعلیم واثر ورسُوخ اور جماعت کی کاوشوں اور دنیا بھر میں ہونے والے تبلیغی وتربیتی امور کی مساعی سے بے خبر رہیں اور ان کے دلوں میں جماعت کے خلاف غصہ اور نفرت، کینہ پیدا ہو اور اس لئے بھی کہ عوام الناس کہیں جماعت احمدیہ کی مساعی سے متاثر ہو کر احمدی نہ ہو جائیں ورنہ اس کتاب میں کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ پرانے اعتراضوں کو مزید اضافہ کے ساتھ پرکشش عناوین دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نعوذ باللہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کو انگریز نے ہی اپنے دورِ اقتدار میں بطور مسیح وامام مہدی کھڑا کیا تا کہ اسلام دشمن سرگرمیاں تیز کردی جائیں۔ نیز اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی جماعت ہے اس کے انگریز، برطانوی اور صیہونی سامراج سے باہمی گہرے روابط اور تعلقات ہیں اور یہ جماعت بین الاقوامی اسلام دشمن سرگرمی میں ملوث ہے۔ اس لئے فلسطین، مصر، شام، انڈونیشیا، افریقہ وغیرہ میں گویا جماعت احمدیہ نے ان مسلم ممالک کے حقوق کے خلاف آواز بلند کی ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کے ایک فعال رکن محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اس سلسلہ میں قیادت کی اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ اس موقعہ پر ہم قرآن مجید کے ہی الفاظ میں صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ''**لعنت اللہ علی الکاذبین**''۔

ویسے تو جب سے خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح اور ہدایت کیلئے اپنے مامور وہادی دنیا میں مبعوث کئے ہیں ان کے مخالفین و معاندین پر اللہ کی لعنت ہمیشہ برستی رہی ہے۔ چنانچہ اس دور میں بھی جب سے بانیٔ جماعت حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی نے خدا کے حکم سے خدا کے مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے ان مخالفین ومعاندین پر وقتاً فوقتاً خدا کی لعنت کی مار پڑ رہی ہے اور اس وقت ان معاندین ومخالفین کا جو حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اس سے بڑھ کر ضلالت و رسوائی اور کیا ہو سکتی ہے۔ عقل مند کیلئے اشارہ کافی ہے

قارئین! جہاں تک اس کتاب کی بات ہے اس میں جو جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی کتب ولٹریچر میں ان سب کا تسلی بخش جواب موجود ہے چونکہ جب سے بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے مخالفین ومعاندین کی یہ مزموم کوشش جاری ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ اور آپ کے خلفائے کرام اور جماعت کے خلاف من گھڑت اور بے بنیاد اعتراضات کر کے جماعت احمدیہ کو دنیا کے سامنے نعوذ باللہ ذلیل و رسوا کیا جائے تا کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کو روکا جاسکے اور لوگوں میں اس جماعت کے خلاف نفرت پھیلائی جائے اس ضمن میں تمام ہتھکنڈے استعمال کئے گئے مختلف ممالک میں وفود بھی بھجوائے گئے تا کہ احمدیوں کی تبلیغ اور دیگر سرگرمیوں پر کسی طرح روک لگادی جائے خاص طور سے پاکستان میں تو قانونی طور پر جماعت کو غیر مسلم اقلیت 1973 میں قرار دیا گیا جو کچھ بھی ان مخالفین سے ہوسکا وہ سب کچھ کیا لیکن آخر کار ہر موقعہ پر خدا کی مار لعنت کی شکل میں ان پر ہی پڑتی رہی ہے اور اس وقت بھی حد سے زیادہ مار پڑ رہی ہے۔

انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ کسی طرح سے یہ سلسلہ دنیا سے نیست ونابود ہو چنانچہ سابق جنرل پاکستان ضیاء الحق صدر پاکستان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جماعت کے خلاف سخت قدم اُٹھانے کا حکم دیا مگر قادر مطلق خدا نے اُس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے اور ذلت ورسوائی کی موت مارا گیا۔

اس وقت جو حالات پاکستان کے ہیں وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا کی ناراضگی کی وجہ سے قوم و ملک اور عوام الٰہی آزمائش میں مبتلا ہیں۔

اس کے برعکس خدا کی قدرت دیکھیں کہ جتنی تیزی اور شدت سے جماعت احمدیہ کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی گئی اتنی ہی تیزی اور شدت کے ساتھ بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے اور اب انشاء اللہ تا قیامت جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوگا یہ خدا کا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کا اپنا ایک انٹرنیشنل مسلم ٹی وی احمدیہ چینل ہے اور اللہ کے فضل سے ساری دنیا میں اس چینل کو دیکھا جاتا ہے عرب ممالک کے لئے عربی زبان میں خصوصی پروگرام نشر کیا جاتا ہے الحمدللہ۔

نام نہاد علماء کرام انصاف اور غور سے کام لیں

اگر ان نام نہاد علماء کرام اور موتمر المصنفین کے ارکان کے دلوں میں ذرا بھی اسلام اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمدردی ہے تو ہرگز کسی جماعت یا فرقے کے بانی پر اس قسم کی غلیظ، غیر مہذبانہ زبان استعمال نہ کریں ایسی بے بنیاد اور من گھڑت باتیں شائع نہ کریں۔ سوچیں اور غور کریں کہ آپ کو نہ صرف امتی ہونے کا دعویٰ ہے بلکہ امت رسول کے فدائی اور سچے پیروکار اور تحفظ ختم نبوت کے علمبردار ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ آپ اُس محبوب کبریا سرکار دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نثاری کا دم بھرنے والے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وما ارسلنك الا رحمة للعالمین۔ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔**

پھر اُم المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا **کان خلقه القرآن**۔ بانی اسلام جو ساری دنیا کے لئے موجب رحمت ہیں اور ساری دنیا کیلئے اسوہ حسنہ ہیں آپؐ کے پاک اخلاق رہتی دنیا کیلئے مشعل راہ ہیں۔ آپؐ نے اپنی زندگی میں اپنے دشمنوں سے بھی اخلاق فاضلہ کے ساتھ سلوک کیا۔ بتوں کی پوجا کرنے والوں کو بھی گالی وغیرہ دینے سے منع فرمایا۔

محبت سے گھائل کیا آپ نے
دلائل سے قائل کیا آپ نے
جہالت کو زائل کیا آپ نے
شریعت کی کامل کیا آپ نے
بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
علیك الصلوٰة علیك السلام

اگر ان علماء کرام اور موتمر المصنفین کے دلوں میں پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق ومحبت اور وفا کی ایک رمق بھی ہوتی تو وہ ہرگز کسی جماعت کے بانی یا اُس کے ماننے والوں کے خلاف ایسی غلیظ اور غیر مہذب تحریر اور نہ ایسی من گھڑت اور بے بنیاد باتیں شائع کرتے۔ افسوس اس بات کا ہے یہ اس پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں جو دونوں جہانوں کے شہنشاہ اور رحمۃ للعالمین ہیں اور پھر اُس وجود پاک جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز کامل تھے اور سرتا پا اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں سرشار تھے کو نعوذ باللہ دجال جھوٹا کافر قرار دیتے ہیں۔ جن کا یہ فرمان ہے

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است
بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

مجھے تو انتہائی دُکھ ہوا یہ پڑھ کر کہ نعوذ باللہ بانی جماعت احمدیہ کی تحریک اسلام کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے حواریوں نے اسلامی ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیں اور مغربی طاقتوں کا ساتھ دیا اور فلسطینیوں کے حقوق کو پامال کرنے میں رول ادا کیا۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا کا سوال ہے اس سلسلہ میں بھی بانی اسلام آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں احادیث کی کتب میں موجود ہیں کہ آخری زمانے میں علماء بدترین مخلوق ہوجائیں گے فتنے اُن سے ہی نکلیں گے اور ان کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک بات پوری ہوگئی ہے اور ہورہی ہے۔ علماء اور دیگر شدت پسند لیڈر جس ملک میں بھی ہیں اور جہاں بھی انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف سازشیں شروع کیں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی خدا تعالیٰ نے انہیں ذلیل ورسوا کردیا ہے وہ کون سا ملک ہے جہاں انہوں نے مسلم لوگوں کو زدوکوب کیا۔ تنگ کیا کافر قرار دیا اُن کو ستایا پھر وہاں امن شانتی ہو اور ملک ترقی کر رہا ہو اور ساری دنیا میں اُن کے گیت گائے جارہے ہوں۔ ہرگز ایسا کہیں نہیں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے ہر جگہ پر یہ لوگ ذلیل وخوار ہورہے ہیں۔ فاعتبروا۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی شخصیت

اس کتاب میں لکھا ہے کہ مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے امریکہ اور دیگر صیہونی کی مدد کی۔ محترم حضرت چوہدری صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ساری دنیا جانتی ہے آج کل کے یہ علماء سوء اور لیڈر جنہیں تاریخ کا علم نہیں ہے نہ وہ مطالعہ کرتے ہیں صرف وہ لکیر کے فقیر ہیں حقیقت حال سے بے بہرہ ہیں اُنہیں یہ بتانا ضروری ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی بین الاقوامی خدمات کو ساری دنیا نے سراہا ہے جن میں غیر مسلم اور عرب ممالک کے سربراہان شامل ہیں۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بین الاقوامی عدالت کے جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز تھے اور پھر عالمی عدالت کے صدر بنے۔ آپ نے خلوص و وفا اور ایمانداری کے ساتھ فلسطین اور دیگر اسلامی ممالک کے حقوق بحال کرنے میں بھرپور حصہ لیا اور کماحقہ اپنے فرائض کو سرانجام دیا جس کا اقرار خود عرب کے سربراہوں نے کیا ہے۔ یہی

وجہ ہے کہ یو این او میں عرب کے سارے نمائندگان آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ جب آپ عدالت میں تشریف لاتے تو سارے ممبران احتراماً کھڑے ہوتے تھے۔ آپ کی بے لوث خدمات کا اقرار خود دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہوں نے عموماً اور عرب ممالک کے سربراہوں نے خصوصاً کیا ہے۔ آپ کی وفات پر موصول ہونے والے مختلف ممالک کی اہم شخصیتوں اور سربراہوں کے پیغامات و آراء اس بات پر گواہ ہیں ذیل میں چند ایک پیغامات ماہنامہ انصار اللہ ربوہ نومبر دسمبر ۱۹۸۵ سے منقول ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفات پر سربراہان مملکت و اہم شخصیتوں کے پیغامات

جلالۃ الملک شاہ حسین۔ شاہ اردن

مجھے اپنے پیارے دوست سر ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر سن کر گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ان کو عالم انسانیت کی خدمت دنیا بھر کے عوام کے جائز اور اصول مؤقف کی تائید، خصوصاً فلسطینیوں کے بارے میں عظیم خدمات کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یقیناً وہ عرب مفادات کی تائید کے چمپئن تھے۔ چاہے مسلمان ہوں یا غیر جانبدار ممالک یا عالمی عدالت انصاف ان کی کبھی نہ ختم ہونے والی جدوجہد ایک عظیم آدمی کی زندگی کی تابناک مثالیں ہیں جو ہمارے عقیدے اور تہذیب کے اعلیٰ اصولوں کی پاسداری کیلئے ہمیشہ سینہ سپر رہا۔

جنرل ماجد الحاج الحسن

شام کے صدر حافظ الاسد

شامی سفارتخانہ کے چارج ڈی افیئرز نے تعزیتی کتاب میں تحریر کیا:۔

ازطرف

جناب صدر حافظ الاسد صدر جمہوریہ عربیہ شام

میں اُس وفات یافتہ عظیم شخصیت کے تمام خاندان کے افراد کی خدمت میں غم سے چھلکتے ہوئے جذباتِ تعزیت پیش کرتا ہوں جس کی وفات تمام اُمتِ مسلمہ کے لئے ایک عظیم ترین نقصان کی حیثیت رکھتی ہے اور خاص طور پر اُس شام کے ملک کیلئے یہ صدمہ انتہائی شدید ہے جو کہ مرحوم کے اُن کارہائے نمایاں کو انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو انہوں نے عربوں کے حقوق سے متعلق معاملات کا دفاع کرتے ہوئے اور خصوصاً قضیۂ فلسطین کی حمایت کرتے ہوئے سرانجام دیئے، ہاں وہ قضیۂ فلسطین جس کا دفاع کرتے ہوئے مرحوم عظیم شخصیت نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ وقف کئے رکھا اللہ تعالیٰ اُس عظیم مرحوم محمد ظفر اللہ خان کو اپنی خاص رحمت کے زیر سایہ رکھے اور اپنی فراخ جنتوں میں مقام عطا فرمائے **وانا للہ وانا الیہ راجعون۔**

چارج ڈی افیئرز۔ سفارتخانہ شام اسلام آباد

(عربی سے ترجمہ) دستخط

....

مصر کے صدر جناب حُسنی مبارک

میں نے محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفات کی المناک خبر گہرے دکھ اور غم سے سنی۔ انہوں نے اپنی زندگی اپنے ملک اور عوام کی خدمت کیلئے وقف رکھی۔ مرحوم کے اہل خاندان سے تعزیت اور گہری ہمدردی کے جذبات عرض کرتے ہوئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ابدی سکون سے نوازے اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

لیبیا کے صدر جناب معمر القذافی

ہم برادر کرنل معمر القذافی کی طرف سے سر ظفر اللہ خان کی المناک وفات پر دلی تعزیت کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ بلاشک و شبہ وہ عربوں کی زبردست تائید و حمایت اور متعدد دیگر بین الاقوامی معاملات پر مضبوط اور مستحکم مؤقف اختیار کرنے کی وجہ سے زبردست تعریف کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور دیگر اہل خانہ کو ان کی وفات کا عظیم صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

گہرے مخلصانہ جذبات کے ساتھ۔

آپ کا مخلص

....

نائب وزیر اعظم اُردن

اُردن کے نائب وزیر اعظم کو حضرت چوہدری صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کیلئے بطور خاص شاہ حسین نے لاہور بھیجا۔ انہوں نے تعزیتی کتاب میں لکھا:۔

ازطرف ہز میجسٹی شاہ حسین و ہز ہائی نیس ولی عہد شہزادہ حسن اور حکومت اُردن، میں تمام عالم اسلام کو اپنی موت سے صدمہ پہنچانے والے مسلمانوں کے نہایت ہی ممتاز اور بلند پایہ لیڈر کی وفات پر غم سے چھلکتے ہوئے تعزیت کے جذبات پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی وسیع رحمت کے زیر سایہ جگہ دے اور اپنی نہایت فراخ جنتوں میں قیام سے نوازے۔

نائب وزیر اعظم
وزیر تربیت و تعلیم

دستخط

(عربی سے ترجمہ) ۴۔۹۔۸۵

....

پرتگال کے سفیر اوئے جی ڈی بریٹو کُنہا

میں نے سر ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر گہرے دُکھ سے سنی۔ میں اپنے سفارتی کیریئر کے آغاز میں ان سے اس وقت متعارف ہوا جب وہ جنرل اسمبلی کے صدر تھے۔ وہ عالمی عدالتِ انصاف کے جج ہونے کے دوران ایک دفعہ پرتگال آئے میرے گھر میں ابھی تک انکی میرے ساتھ تصویر آویزاں ہے۔ یہ تصویر ان کے ایک دورے کے دوران کھینچی گئی۔ میری خواہش تھی کہ میں لاہور حاضر ہوتا مگر بدقسمتی سے میں ایسا نہ کر سکا۔

براہ کرم میری طرف سے تمام اہل خانہ کو دلی تعزیت کا اظہار کر دیں۔ وہ ایک لائق و ذہین مگر سادہ آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی شخصیت کی چھاپ ساری عالمی برادری پر لگا دی۔

....

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا خط

ٹریسٹے۔ اٹلی

۱۹ ستمبر ۱۹۸۹ء

میرے پیارے حمید نصر اللہ خان

مجھے اُمید ہے کہ آپ کو میری ۲ ستمبر کی نصف شب ارسال کی گئی ٹیلیگرام مل گئی ہوگی جو میں نے (حضرت چوہدری صاحب کی وفات کی) خبر ملنے پر ارسال کی تھی۔ میں اس وقت استنبول میں تھا اور اردن کے ولی عہد بھی وہیں موجود تھے ان کو شاہ حسین نے ہدایت کی کہ اگر ممکن ہو سکے تو وہ فوری طور پر لاہور جائیں۔ چنانچہ میں پرنس کے ہمراہ عمان پہنچا۔ بدقسمتی سے شہزادے کا طیارہ ایران کے اوپر سے پرواز نہیں کر سکتا تھا لہٰذا ہم جنازے پر بروقت نہیں پہنچ سکتے تھے۔ میں اس خط کے ساتھ جناب آئی جی پٹیل کے خط کی ایک کاپی منسلک کر رہا ہوں جو ماضی میں انڈیا ریزرو بنک کے گورنر رہے ہیں اور آج کل لندن سکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس کے ڈائریکٹر ہیں۔

بہترین خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

محمد عبدالسلام

....

لندن سکول آف اکنامکس کے ڈائریکٹر کا خط

لندن سکول آف اکنامکس
اینڈ پولیٹیکل سائنس
(یونیورسٹی آف لندن)

۶ ستمبر ۱۹۸۵ء

پیارے پروفیسر سلام

اس ماہ کے شروع میں ہم نے سر محمد ظفر اللہ خان کی وفات کی خبر انتہائی دکھ سے سنی۔ چونکہ مجھے علم تھا کہ آپ خصوصی طور پر ان کے بہت قریب تھے میں نے محسوس کیا کہ میں آپ کو ان کی وفات پر سکول کا اظہار غم پہنچا دوں۔

جب میں گزشتہ سال لندن سکول آف اکنامکس کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے یہاں آیا تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا نام سکول کے اعزازی فیلوز کی فہرست میں موجود تھا اور وہ اس عہدے پر ۱۹۷۳ء میں منتخب ہوئے تھے اس سکول کو اپنے آنریری فیلوز کے ساتھ ایک خصوصی تعلق ہوتا ہے۔ اور چوہدری صاحب کو نہ صرف ان کی بین الاقوامی سطح کی غیر معمولی کامیابیوں کی بناء پر بلکہ اس بناء پر بھی کہ ان کی وجہ سے فیلوشپ کی عزت و شہرت اور وقار میں اضافہ ہو گیا تھا ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

میں آپ کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے پرانے دوست ہونے کی حیثیت میں انتہائی مخلصانہ ہمدردی کے جذبات پہنچاتا ہوں۔

آپ کا مخلص

آئی جی پٹیل

....

جناب جسٹس سردار اقبال کا پیغام

چوہدری صاحب مرحوم ایک نہایت بلند پایہ قانون دان تھے۔ جنہوں نے اپنے وقت میں بڑے اہم اور اثر انگیز عدالتی فیصلے بھی دیئے۔ بعد میں بین الاقوامی عدالت کے جج کی حیثیت سے ان کا جوہر اور بھی چمکا اور انہوں نے وہاں دنیا بھر کے مانے ہوئے منصفوں کی موجودگی میں اپنا لوہا منوایا۔......... بین الاقوامی سیاست کے میدان میں ان کی خدمات اس کے علاوہ ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ کوئی دردمند....... ان کی اقوام متحدہ کے زمانے کی تقاریر اور کارکردگی پر الگ کتاب لکھے تا کہ یہ تاریخ کا حصہ بن جائیں اور .... تعلیم یافتہ طبقہ ان سے مستفید ہو سکے۔

محمد اقبال

چیف جسٹس (ریٹائرڈ) سردار محمد اقبال

....

آپ کی وفات پر فراج آئی ناس رکن کمیٹی برائے ثقافتی امور برطانیہ کی ملکہ ایلزبتھ ثانی، ہالینڈ کی ملکہ بیٹرکس، پاکستان میں اردن کے سفیر۔ اور دیگر کئی

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں
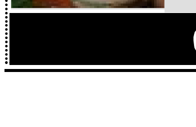
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

شخصیات نے تعزیتی پیغامات دیئے۔

سرکردہ شخصیتوں کے تاثرات

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ایک عالمی شخصیت تھے اور اسلام کے حوالے سے آپ کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ تمام دنیا کی بڑی بڑی سرکردہ شخصیتوں اور....... اہم ہستیوں کے تاثرات میں سے چند ایک درج ہیں۔

ایس ایم ظفر صاحب

جنرل اسمبلی کے نئے صدر نے کہا ہم نے اقوامِ متحدہ میں معجزہ ہوتے دیکھا۔ آپ نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق فرمایا:

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو سب سے پہلے میں نے ہائی کورٹ میں ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے سنا۔ وہ ۱۹۵۶۔۵۷ء میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تھے۔ اور وکالت کے پیشہ کے متعلق اپنے تجربات بیان کررہے تھے میں ابھی نوجوان تھا اور وکالت کے ابتدائی مراحل میں سے گذر رہا تھا۔ چوہدری صاحب مسلسل بول رہے تھے اور میں حیران ہو رہا تھا کہ وہ بغیر کسی یادداشت کے بولتے چلے جارہے تھے۔ مقدمات کے سال، نام گواہوں کے نام جج صاحب کا مقدمہ میں اہم بات کرنا غرضیکہ یوں لگا کہ جیسے ان کے سامنے فلم کی ریل چل رہی ہے۔

اس کے بعد بھی چوہدری صاحب سے کئی بار ملاقات ہوئی انہوں نے اپنی یادداشتوں پر مبنی کتاب تحدیث نعمت بھی مجھے دی۔ آخری بار ان کی وفات سے تین ماہ قبل ان سے ملا۔ انہوں نے اپنی پابندیٔ وقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یو این او کی صدارت کا عرصہ ختم ہونے پر جب انہیں رخصت کیا گیا تو اس وقت کے نئے صدر نے کہا کہ ہم معجزات پر یقین نہیں رکھتے لیکن ایک معجزہ چوہدری سر ظفر اللہ کے دورِ صدارت میں ضرور ہوا ہے کہ یہ ادارہ وقت کا پابند ہوگیا ہے۔

مسٹر جسٹس مولوی مشتاق حسین صاحب سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

میں کسی کو انٹرویو نہیں دیتا مگر چوہدری صاحب کی وجہ سے انکار نہیں کرسکا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نام میں نے پہلی بار اُس وقت سنا جب میں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ میں کپڑے سلوانے شہر لدھیانہ گیا یہ ۱۹۳۲ء کی بات ہے جب انکا چرچا پہلی بار سنا کہ چوہدری ظفر اللہ خان وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن مقرر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اخبارات میں ان کا ذکر آتا رہا۔

اپنی قانونی قابلیت ہی کی وجہ سے جج مقرر ہوئے اور جج کی حیثیت میں ان کے بعض فیصلے آج تک یاد کئے جاتے ہیں۔ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں جج اور اس کے صدر بھی رہے میری ملاقات عالمی عدالت کے کئی ججوں سے ہوئی ہے جو آپ کے ساتھی رہے تھے وہ سب چوہدری صاحب کی بہت تعریفیں کیا کرتے تھے۔ ان کی قانونی استعداد کی تعریفیں کرتے اور اس بات کو خاص طور پر بیان کرتے کہ اپنے نقطۂ نگاہ کو اس انداز سے پیش کرنے کا ملکہ حاصل تھا کہ دوسرے جج جو نقطۂ نگاہ رکھتے اس کو بھی پیش کردیتے۔ چوہدری صاحب انٹرنیشنل لاء کمیشن کے ممبر بھی رہے اور انٹرنیشنل لاء بنانے میں کام کرتے رہے۔

میرے خیال میں پاکستان و ہندوستان تو ایک طرف رہے دُنیا بھر میں شاید کوئی شخص ایسا نہ ملے جس نے چوہدری صاحب کی طرح اتنے مختلف اداروں میں اور ان کی اعلیٰ ترین سطحوں پر کام کیا ہو۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۷۳ء تک وہ کسی نہ کسی بہت بڑے عہدے پر فائز رہے۔ بہت مُنکسر المزاج، شرافت کے پتلے اور اصولوں کے سختی سے پابند آدمی تھے۔۔۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ جاپان کے محسن

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نہ صرف مسلمانوں کے خیر خواہ تھے بلکہ آپ تمام عالم انسانیت کے خیر خواہ تھے۔ اس بات کا اقرار خود دیگر اقوام نے کیا ہے۔ بطور نمونہ ایک واقعہ پیش ہے۔ مکرم انیس احمد ندیم۔ مبلغ انچارج جاپان تحریر کرتے ہیں کہ حکومت جاپان نے 12/مارچ 2012ء کو

11 مارچ 2011ء کے زلزلہ کی پہلی برسی کے موقع پر ٹوکیو میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں خاکسار کو احمدیہ مسلم جماعت کے تعارف کا موقع ملا۔

جاپانی وزارت خارجہ کے نمائندوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے جب خاکسار نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کیا کہ وہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور احمدی تھے تو وزارت خارجہ کے افسران کی عقیدت دیدنی تھی۔ حضرت چوہدری صاحب کا نام آتے ہی وزارت خارجہ کا ہر عہدیدار نہایت محبت اور احترام سے حضرت چوہدری صاحب کا ذکر کرتا۔

جاپانی وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیائی امور کے ڈائریکٹر مکرم ہیروشی تاجیما صاحب نے خاکسار سے بیان کیا کہ جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد 1951ء میں سان فرانسسکو میں ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔ ایشین ریجن میں سے ہندوستان کو مدعو نہ کیا گیا اور چین ابھی مکمل ممبر نہیں بنا تھا اور اس سارے ریجن کی نمائندگی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کررہے تھے۔

اس کانفرنس میں جنگ میں شکست کے بعد جاپان کو ایک معاہدہ کا پابند کرنا تھا اور جنگ کے حوالہ سے تاوان وغیرہ کے مسائل کے لیے ایک حل پیش کیا جانا تھا۔ ہیروشی تاجیما صاحب نے خاکسار سے بیان کیا کہ امریکہ اور اتحادیوں کی طرف سے ایک کانفرنس میں ایک اعلامیہ پیش کیا گیا جس میں جاپان کو کھربوں ڈالر تاوان کا پابند کیا گیا اور دیگر بہت سی ایسی شرائط پیش کی گئیں جو شکست خوردہ جاپانی قوم کے لیے ذلّت آمیز تھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب یہ معاہدہ کانفرنس میں پیش ہوا تو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ جاپان جنگ ہار چکا ہے، اور یہ بھی درست ہے کہ جاپان کو کسی معاہدہ کا پابند کرنا ضروری ہے، لیکن یہ اعلامیہ جو پیش کیا گیا ہے یہ جاپانی قوم کے لیے ذلّت آمیز ہے اور اس میں ان کی عزت نفس کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا اس میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت چوہدری صاحب کے بیان فرمودہ مؤقف کو ایسی پذیرائی ملی کہ کانفرنس کے شرکاء بھی آپ کے ہم خیال ہو گئے اور ایک نیا معاہدہ طے پایا۔

جاپانی وزیر خارجہ اور دیگر افسران کے بقول حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا یہ ایک ایسا احسان ہے جسے ہم ساری عمر نہیں بھول سکتے، بلکہ یہی وہ احسان ہے جس وجہ سے جاپانی قوم معاشی طور پر بھی دوبارہ اٹھنے کے قابل ہوسکی۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۹ مارچ ۲۰۱۳)

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پر بے بنیاد اور جھوٹے الزامات لگانے والوں کے متعلق ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آنکھوں کو کھول دے۔ انہیں صراط مستقیم پر چلائے اور حق کو پہچاننے کی توفیق دے۔ آمین۔ لیکن یہ بھی ہم بتا دیتے ہیں کہ اگر اب بھی یہ لوگ اس قسم کی حرکات سے باز نہ آئیں گے اور یہ سلسلہ جاری رکھا تو جو حالت اس وقت پڑوس میں ان کی ہو رہی ہے وہ دن دور نہیں کہ اس قسم کے سارے لوگ جہاں اور جس ملک میں رہتے ہیں خدا کی گرفت میں آئیں گے اور ذلیل و رسوا ہو جائیں گے یہ خدا کی تقدیر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیاں ہیں کہ آنے والے مہدی کو جھٹلانے کی کوشش کی جائے گی لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اُس کی جماعت ترقی کرے گی دشمن ذلیل ہوگا۔

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
میری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے
(مسیح موعودؑ)

❀❀❀

”تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلانا مضحکہ خیز حد تک بے معنیٰ ہے“

مولانا وحید الدین خان صدر اسلامی مرکز ”الرسالہ“ لکھتے ہیں :

”موجودہ زمانہ کے مسلمان نہایت جوش و خروش کے ساتھ ”تحفظ ختم نبوت“ کی تحریک چلاتے ہیں۔ مگر اس قسم کی تحریکیں مضحکہ خیز حد تک بے معنیٰ ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری تو خود اللہ نے لے رکھی ہے پھر مسلمان اس میں کیا رول ادا کرسکتے ہیں؟۔ اس قسم کی تحریک اتنا ہی بے معنی ہے جتنا کہ شمس و قمر کے تحفظ کی تحریک چلانا۔“

(”اَلرِّسالة“ نظام الدین، ویسٹ مارکیٹ، نئی دہلی 13، مارچ 2003 صفحہ 42)

شعبہ ٹول فری دعوت الیٰ اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ”نور الاسلام“ تجویز کیا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 1800 3010 2131۔ (ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰةُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Md. Mustafa   Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES & AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

تبصرہ کتاب

نام	:	گلدستہ تقاریر
مرتبہ	:	مجلس انصاراللہ قادیان
سن اشاعت	:	۲۰۱۳
تعداد	:	ایک ہزار
شائع کردہ	:	مجلس انصاراللہ قادیان
مطبع	:	فضل عمر پریس قادیان

سائز : 23x36 قیمت : 70 روپے۔

امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر تربیت اولاد کے سلسلہ میں فرمایا:

’’دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب داڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضۡرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 44)

نیز فرمایا:

’’تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے.....اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سُن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 44-45)

مجلس انصاراللہ قادیان نے اپنی اس کتاب کی اشاعت کے ذریعہ اطفال کی ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب کی اشاعت کے ساتھ ہی ہر طرف سے اسے خوب تحسین ملی اور اکثر کتب جلد ہی فروخت ہو گئیں۔ اس کتاب میں ۶۲ متفرق عناوین پر بچوں کی عمر اور مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے تقاریر شامل کی گئیں ہیں۔ چند ایک عناوین درج ذیل ہیں۔

ہمارا خدا زندہ خدا۔ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ آنحضرت ﷺ اور عشق الٰہی۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ فضائل قرآن مجید۔ سیرت خلفاء راشدین۔ سیرت حضرت مولانا عبد الکریم صاحبؓ سیالکوٹی۔ درویشان قادیان کی قربانیاں۔ دعوت الی اللہ کی اہمیت۔ انٹرنیٹ کے نقصانات۔ حب الوطن من الایمان۔ اللہ تعالیٰ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان اور اُن کی جملہ مجلس عاملہ کو اس کتاب کی جزائے خیر دے اور سے قبول فرمائے۔

ہمارے پیارے آقا نے کتاب کی شاعت کے سلسلہ میں اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا:

مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

’’کتاب کی اشاعت کی بابت آپ کی فیکس مورخہ ۱۴ اپریل ۲۰۱۱ موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے اور آپ کی اس خدمت کو قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں مزید اضافہ فرمائے اور اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کیلئے فائدہ کا موجب بنائے۔ آمین‘‘

والسلام خاکسار

دستخط: مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

مکتوب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۴/اپریل ۲۰۱۱ء

(ش م شاستری)

فرض نمازوں کے بعد سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اور بارہ دفعہ درود شریف کی فضیلت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ خاکسار نے ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ......کی خدمت میں تحریر کیا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد حضور کے فیضان سے مجھے غسل دماغ نصیب ہوا ہے۔............ اب اگر قلبی غسل اور اِنارت کا افاضہ حضور کے طفیل ہو جائے تو دماغ کے ساتھ قلب بھی منور ہو جائے گا۔ (یعنی جو باطنی نور ہے وہ بھی مجھ میں پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے عطا فرمادے۔ تو کہتے ہیں) اس کے کچھ عرصہ بعد حضور...... نے قادیان کی مسجد مبارک میں مجلس علم وعرفان میں تقریر کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ ہر نماز کے فرضوں کے بعد بارہ دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اور بارہ دفعہ درود شریف پڑھا کریں۔ یہ ہدایت زیادہ تر ممبران خدام الاحمدیہ کو تھی لیکن خاکسار نے اسی دن سے اس پر باقاعدہ عمل شروع کر دیا اور آج تک بالالتزام اس ہدایت پر عمل پیرا ہے۔ (کہتے ہیں کہ) اس عمل سے بفضلہٖ تعالیٰ مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے جن میں سے ایک بڑا فائدہ ہوا کہ مجھے تزکیۂ قلب (یعنی دل کی پاکیزگی) اور تجلیۂ رُوح (یعنی روح کی روشنی) کے ذریعہ ایک عجیب قسم کی اِنارت (محسوس ہوئی۔ ایک عجیب قسم کی روشنی) محسوس ہونے لگی اور جس طرح آفتاب ومہتاب کی روشنی کو آنکھ محسوس کرتی ہے اسی طرح میرا قلب دعا کے وقت اکثر کبھی بجلی کے قمقمے کی طرح اور کبھی گیس لیمپ کی طرح منور ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا وجود سر سے پاؤں تک باطنی طور پر نورانی ہو گیا ہے اور جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی توفیق ملے یا صحابہؓ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں سے کسی مقدس وجود کی اقتداء کا موقع نصیب ہو اور نماز بہ قراءت جہر ہو رہی ہو تو بعض دفعہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے ہر ہر لفظ سے نور کی شعاعیں نکل نکل کر میرے قلب پر مستولی رہی ہیں اور اس وقت ایک عجیب نورانی اور سرور بخش منظر محسوس ہوتا ہے۔ (حیات قدسی صفحہ 592-593 مطبوعہ ربوہ)

وہ احمدی ہوگا.........غلام نبی ناظر، کشمیر

زبان پر جس کی ہوگا لا الہ وہ احمدی ہوگا	محمدؐ کیلئے کافر ہوا وہ احمدی ہوگا
خدائے لم یزل وحدہ کی روشنی پائی	جو شیدائی ہوا توحید کا وہ احمدی ہوگا
سروں پر چوٹیوں نے جس کے قدموں کو تھمایا ہے	اذاں جس کی ہوئی وقت آشنا وہ احمدی ہوگا
مزین جس کی مسجد کلمۂ طیب سے ہے ہردم	مُفکر دل سے ہو آیات کا وہ احمدی ہوگا
کیا سارے جہاں کو نور سے اسلام کے روشن	اذیت میں سکوں پاتا رہا وہ احمدی ہوگا
گلے کا ہار جس نے کلمۂ حق کو بنایا ہے	اور اس الزام پر قیدی بنا وہ احمدی ہوگا
اُٹھا کر ہاتھ میں بس پرچم اِسلام زندہ باد	پیامِ امن عالم دے دیا وہ احمدی ہوگا
ستاروں سے پرے بھی رازِ فطرت جسنے پائے ہیں	زمانہ جس کا ہے صبر آزما وہ احمدی ہوگا
تلاوت جس کے گھر میں ہوگی صبح وشام قرآں کی	وہ رونق جس کی ہوگی اتقا وہ احمدی ہوگا
سلامت تم رہو روکا گیا ایسی دعاؤں سے	مگر دِل سے ہے مصروف دُعا وہ احمدی ہوگا
نہتا ہو خودی کی شان سے للکارے شاہوں کو	خدائی کا ہے جس کو حوصلہ وہ احمدی ہوگا
کبھی وہ چاند راتوں کا کبھی سورج وہ صُبحوں کا	نظر میں روشنی بن کر چھپا وہ احمدی ہوگا
بہتر ۷۲ جس کو اپنے دائرے سے دُور پھینکے ہیں	اور اِلَّا وَاحِدٌ سے مل گیا وہ احمدی ہوگا
لہو بنکر عقائد جس کے تلواروں نے تھامے ہیں	سرخروئی سے سر اُونچا کیا وہ احمدی ہوگا
ہوئی معدُوم نفرت اور عداوت جس کے دم سے یوں	محبت کا چمن پھولا پھلا وہ احمدی ہوگا
وطن سے بے وطن ہو کر بھی ہے حُبِ وطن دِل میں	بنا سارے جہاں کا لاڈلا وہ احمدی ہوگا
مُجاہد ہے بہادُر ہے مُحبّ ہے اپنے دشمن کا	وہ لے گالی مگر دیدے دُعا وہ احمدی ہوگا
چمکنا چاہتا سُورج ہے اس تاریکیٔ شب میں	ہوا میں بھی رہا جلتا دیا وہ احمدی ہوگا
خدا مسجود پیغمبر محمدؐ رہنما قرآں	یہ حُلیہ جس کا ناظرؔ نے لکھا وہ احمدی ہوگا

(پیام احمدیت صفحہ ۱۶۸)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

خطبۂ نکاح

اگر خوف خدا ہو تو انسان کے اندر سے اس کا نفس اور اس کا ضمیر اور اس کا دل خود بخود اس کی ہر وقت کونسلنگ کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں سب سے بڑی چیز اور اہم چیز تقویٰ کو قرار دیا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ
اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس لندن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 نومبر 2011ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ملیحہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب چوہدری اور منصور احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب کا ہے۔

حضور انور نے دلہا سے دریافت فرمایا:۔ منصور احمد کے ساتھ چٹھہ نہیں لکھتے؟ اور پھر فرمایا:۔ بچی اور دلہا دونوں وقف نو میں ہیں۔ واقف زندگی ہیں۔ لڑکا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اور بڑے اچھے طلباء میں سے ہے۔ اللہ کرے کہ آئندہ بھی اسی طریق پر اپنی کارکردگی دکھاتا رہے اور زندگی میں بھی کامیاب خادم سلسلہ بن سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تعارف بھی کروا دوں کہ ملیحہ منور جو ہے یہ بھی ماشاء اللہ بڑی پڑھی لکھی اچھی بچی ہے، یہ Ahmadiyya Women Association کے Student Section کی صدر بھی ہیں اور ان کا خاندان پرانا خدمتگاروں کا خاندان ہے۔ ان کے ایک تایا امریکہ میں مبلغ سلسلہ ہیں۔ خود منور صاحب بھی سیکرٹری امور عامہ ہیں اور جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ عزیزم منصور کے متعلق تو مَیں نے بتا دیا کہ جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں اور ان کے بھائی بھی جامعہ جرمنی میں پڑھ رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی اچھا دیندار خاندان ہے۔

ان کا رشتہ طے ہونے پر جب ان کے نکاح کا موقعہ آیا تو آج کل جماعت کونسلنگ کا جو کام کرتی ہے، ان کو بھی جماعت نے کہا کہ کونسلنگ کیلئے آئیں تو مَیں نے ان کو کہہ دیا تھا کہ ان کی کونسلنگ مَیں خود کر دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا:۔ جیسا کہ مَیں نے کہا دونوں خاندان اللہ کے فضل سے دیندار خاندان ہیں اور دیندار خاندانوں کو علم بھی ہوتا ہے اور اس علم کو اپنے اوپر لاگو بھی کرنا چاہئے کہ رشتہ نبھانے کیلئے، معاشرتی حقوق ادا کرنے کیلئے، حقوق العباد ادا کرنے کیلئے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اور یہ علم جب وہ اپنی زندگیوں پہ لاگو کریں گے تو کسی کونسلنگ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر خوف خدا ہو تو انسان کے اندر سے اس کا نفس اور اس کا ضمیر اور اس کا دل خود بخود اس کی ہر وقت کونسلنگ کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں سب سے بڑی چیز اور اہم چیز تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ متعدد جگہ تقویٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے کہ اللہ کا خوف مد نظر رہے۔ یہ مدنظر رہے گا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے تو تمہارا دل تمہاری ایک وقت کی کونسلنگ ہی نہیں بلکہ مستقل تمہیں، عورت کو بھی، مرد کو بھی، لڑکی کے ماں باپ کو بھی، لڑکے کے ماں باپ کو بھی، رشتہ داروں کو بھی، عزیزوں کو بھی تنبیہ کرتا رہے گا۔ پس یہ کونسلنگ صرف ایک وقتی کونسلنگ نہیں ہونی چاہئے بلکہ اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نہ صرف دلہا دلہن کو بلکہ دونوں طرف کے خاندانوں کو اپنے ضمیر کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اپنے نفس کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے دل کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔ اہل میں صرف بیوی ہی شامل نہیں ہے کہ مرد کو اس کی نصیحت ہے بلکہ یہ نصیحت عورت کو بھی اپنے دائرے میں ہے، مرد کو بھی ہے، خاندان کو بھی ہے۔ اہل میں رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ اس میں خاندان بھی شامل ہے۔ بیوی بھی شامل ہے۔ اور بھی اہل کے بہت سارے مطلب ہیں اور یہ بڑا وسیع لفظ ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اس سے تمہارے رشتے ہمیشہ نہ صرف قائم رہیں گے بلکہ خوبصورتی سے نبھتے رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ نکاح کے پہلے حصہ کے مضمون کو چھوڑتے ہوئے تقویٰ سے متعلق آیات کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ اس سے جو اگلی آیات ہیں جن میں تقویٰ کا حکم ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی چیز (تقویٰ) کو بیان کرنے کے بعد جن چیزوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں کہ تم دونوں ایک ہی جوہر سے پیدا کئے گئے ہو۔ جب تمہاری بنیاد ایک ہے، تمہارا جوہر ایک ہے، تم ایک آدم کی اولاد ہو تو پھر کسی بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے۔ نہ ذات کا، نہ دولت کا، نہ رتبہ کا، نہ نیکی کا بلکہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر کے ایک دوسرے کیلئے نمونہ بنیں۔ تقویٰ جو سب سے بڑی خوبی ہے وہ پیدا کر کے ایک دوسرے کیلئے نمونہ بنیں نہ کہ اپنی کسی دنیاوی چیز کو اپنے فخر کا موجب بنائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا قول سدید کہو۔ سچی بات کہو۔ ایسی سچی بات جس میں کوئی اینچ پینچ نہ ہو۔ یہ لڑکے لڑکی کیلئے بھی اور دونوں خاندانوں کیلئے بھی بڑا ضروری ہے۔ اگر یہ چیز پیدا ہو جائے تو ہمیشہ آپس میں ایک اعتماد کی فضا قائم رہتی ہے اور یہ اعتماد کی فضا پھر رشتوں میں خوبصورتی پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مقام حاصل کرنے کیلئے اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں تم نے کوئی اعلیٰ مقام حاصل کرنا ہے تو اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرو۔ ان حکموں کی تلاش کرو جو اللہ اور رسول کے حکم ہیں۔ اور جب ان کی پیروی کرو گے تو کبھی بھی زندگی میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی جو رشتوں میں بدمزگیاں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پس یہ چیزیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ دلہا جامعہ کے طالب علم ہیں جنہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ زندگی میں خود بھی آگے جا کے دوسروں کیلئے نمونہ بننا ہے اور ان کی تربیت کا باعث بھی بننا ہے۔ ان کو نصیحتیں بھی کرنی ہیں۔ جب تک خود اپنے اوپر یہ ساری چیزیں لاگو نہیں کریں گے تو نہ وہ نصیحت کرنے کا حق رکھتے ہیں، نہ اس نصیحت کا اثر ہو گا۔ پس یہ چیز ہمیشہ ایک واقف زندگی کو اور خاص طور پر اس کو جو مربی سلسلہ اور مبلغ سلسلہ بن رہا ہو اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ان چیزوں پر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی بخشے گا۔ اور جو گناہ بخشے جاتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ گناہوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ رہتی ہے اور نیکیاں کرنے کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ اور پھر انسان وہی فوز عظیم حاصل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوتی ہے۔ پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ آپس کے رشتوں میں، اپنی باتوں میں چالاکیاں پیدا کر کے یا خاندانوں کے ساتھ تعلقات میں چالاکیاں پیدا کر کے تم کوئی کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ تمہیں یہ کامیابیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ تمہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا اور ہمیشہ یہ تمہارے پیش نظر ہونا چاہئے اور ہر وقت خوف خدا ہونا چاہئے کہ میں کل کیلئے کیا آگے بھیج رہا ہوں۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ چند سال ہے۔ زیادہ سے زیادہ سو سال ہے یا کتنی بھی عمر کوئی پا لے اوسط عمر تو ہمارے ہاں آجکل زیادہ سے زیادہ ساٹھ پینسٹھ سال ہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد جو آخری زندگی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، جہاں سارے حساب کتاب ہونے ہیں، اس پر نظر رکھنی چاہئے۔ اس خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے آخرت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ دنیا کی خوشیوں میں گم ہو کے آخرت کو نہ بھول جانا۔ ہمیشہ صرف آخرت پہ تمہاری نظر رہنی چاہئے۔ اور یہی چیز ہے جو معاشرہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ میاں بیوی کے آپس میں حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ دونوں خاندانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ آخرت کی طرف تمہیں توجہ رہے گی تو دنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے گی۔ یہی جنت نظیر معاشرہ ہے جو دو خاندان بناتے ہیں، لڑکا لڑکی بناتے ہیں۔ پھر خاندان میں اس کا اثر ہوتا ہے۔ پھر خاندان سے معاشرہ میں اثر ہوتا ہے۔ معاشرہ سے ملک میں ہوتا ہے اور پھر دنیا میں اثر ہوتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کو آج جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے زیر سایہ لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو، اسلام کی تعلیم کو، قرآن کریم کی تعلیم کو اس دنیا میں پھر سے لاگو اور رائج کرنا ہے۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے والے نہیں ہونگے تو پھر ہم اپنے اس مقصد کو بھول رہے ہونگے جس کی خاطر ہم اس زمانہ کے امام کو ماننے والے بنے ہیں۔

پس یہ نکاح کی ایک تقریب جو اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور اس میں بے انتہا نصائح فرمائی ہیں وہ انسان کو صرف ایک وقتی خوشی کی طرف توجہ نہیں دلاتی بلکہ آج کے دن سے لے کے آخری دن تک، مرنے تک اور مرنے کے بعد کی زندگی تک بھی توجہ دلانے والی ہے۔ اور یہی چیز ہے جو اگر نسلوں میں قائم ہو جائے تو پھر یہ دنیا جیسا کہ مَیں نے کہا جنت بنتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں جوڑوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ ایک دوسرے کے حقوق سمجھنے والے ہوں۔ دونوں خاندان ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں اور صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا:۔ مَیں نے یہ باتیں اس لئے بھی یہاں بیان کر دی ہیں کہ وقتی کونسلنگ تو کوئی فائدہ نہیں دیتی اور پھر اس میں آپ کے ایک شخص کو فائدہ ہونا تھا۔ لیکن یہ بنیادی باتیں اگر ہم یہاں بیٹھے ہوئے اور سارے سننے والے یاد رکھیں تو اس سے معاشرہ میں ایک حسین اور خوبصورت خاندان کا تصور پیدا ہوگا، معاشرہ کا تصور پیدا ہوگا اور یہی جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے اور کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کے پھر ہمیں بدنام کرتے ہیں، ہم کبھی بدنام کرنے والے نہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ اب دعا کرلیں۔

اس موقعہ پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابھی ایجاب وقبول نہیں ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ دولہا میاں تو پریشان ہو گئے تھے کہ ابھی ایجاب وقبول ہونا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا عزیزہ ملیحہ منور جو چوہدری منور احمد صاحب کی بیٹی ہیں، ان کا نکاح عزیزم منصور احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ کے ساتھ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

❁❁❁

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھگوان گولہ (مرشد آباد) ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ کو بھگوان گولہ مرشد آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ۲۴ افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ (عبدالمعبود۔ بھگوان گولہ)

کولکاتہ: ۹ مارچ ۲۰۱۳ کو اہل سنت والجماعت (بریلوی) کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ان کی دعوت پر خاکسار اور مکرم مولوی ظہور الحق صاحب نائب مبلغ انچارج کولکاتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک کے موضوع پر تقریر کی۔ جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ اس موقعہ پر مکرم مظہر احمد بانی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (شیخ ہارون رشید، مبلغ انچارج کولکاتہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام و تربیتی اجلاسات

ممبئی: ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مسلم مسجد ممبئی میں زیر صدارت مکرم زون امیر صاحب جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چار مؤثر تقاریر ہوئیں۔ بعدہ صدارتی خطاب و دُعا ہوئی۔ الحمد للہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔
(روشن احمد تنویر، نائب مبلغ انچارج ممبئی)

پونا: ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم طاہر احمد عارف صدر جماعت احمدیہ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ (عمران احمد نائک۔ مشنری انچارج پونا)

محبوب نگر (آندھرا) ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ جماعت احمدیہ وڈمان میں زیر صدارت محترم مسعود احمد صاحب جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رفیق احمد پالاکرتی)

غنچہ پاڑہ (اڑیسہ) میں بتاریخ ۱۰ مارچ ۲۰۱۳ء ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی جمال شریعت صاحب اور مکرم شیخ مہربان صاحب نے اُڑیہ زبان میں تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر ڈیڑھ سو ہندو دوست بھی شامل ہوئے۔ (محمد سعید علی خان۔ صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ)

رشی نگر: (کشمیر) ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ کو مسجد رشی نگر میں تقریب بسم اللہ کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد صدر اجلاس نے والدین اور بچوں کو چند نصائح کیں۔

۲۵ مارچ ۲۰۱۳ کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں خدام و اطفال کو وفات مسیح علیہ السلام، مسجد کے آداب، مجلس کے آداب، اخلاق فاضلہ، بچوں کی تربیت اور والدین سے حسن سلوک اور جماعت احمدیہ کے عقائد کا تعارف کرایا گیا۔ الحمد للہ یہ اجلاس نہایت کامیاب رہا۔ (محمد مقبول حامد رشی نگر)

کوٹ پلہ: جماعت احمدیہ کوٹ پلہ اڑیسہ میں ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر نماز تہجد باجماعت کا انعقاد کیا گیا خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ (کمال الدین خان معلم سلسلہ)

مرشد آباد: ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے تقاریر ہوئیں۔ (عبدالمتین عالم احمد ناصر)

خانپور (کشمیر) بتاریخ ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقاریر ہوئیں۔ خدام و اطفال نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آخر پر شاملین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

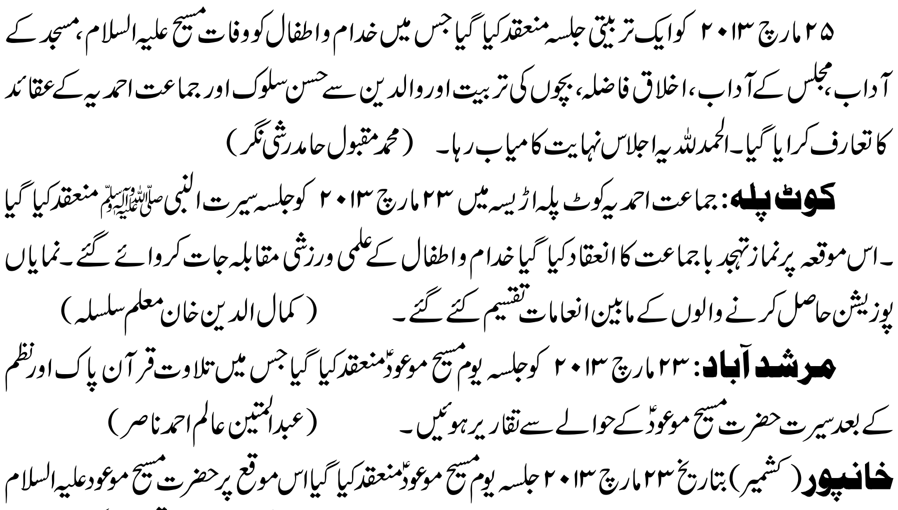

امروھہ: ۲۶ مارچ بروز منگل خاکسار صدر جماعت امروہہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ محترم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ تقریر کرتے ہوئے۔ جبکہ مکرم نسیم احمد صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مظفر احمد صاحب زونل امیر آگرہ بھی تشریف فرما ہیں۔ (محمد طاہر صدر جماعت امروہہ)

(ظہور احمد خان، خادم سلسلہ چک ایمرچھ خانپور کشمیر)

گنگا رام پور: جماعت احمدیہ گنگا رام پور میں ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔
(عبدالرؤف جماعت احمدیہ گنگارام پور۔ بنگال)

دیودرگ (کرناٹک) ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مسجد دیودرگ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا تلاوت۔ نظم اور قصیدہ کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم محمد اسماعیل ٹیچر نے صداقت مسیح موعود کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم فہیم احمد نور صاحب نے کی۔ تیسری تقریر محترم ناصر احمد صاحب نور نے کی آپ نے اپنی تقریر میں مخالفین کے عبرت ناک انجام کا ذکر کیا۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(اسد سلطان غوری امیر جماعت احمدیہ شمالی کرناٹک)

یادگر: (کرناٹک) ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا اس جلسہ کی صدارت خاکسار محمد اسد اللہ سلطان صاحب غوری زونل امیر شمالی کرناٹک نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد پہلی تقریر مکرم سلیم احمد صاحب سگری نے حضرت مسیح موعودؑ کی اسلامی خدمات کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد ذکریا صاحب نے کی۔ آخری تقریر مولانا نوید الفتح صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے ۲۳ مارچ کے دن کی اہمیت پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔
(اسد سلطان غوری۔ امیر جماعت احمدیہ شمالی کرناٹک)

بھوا، فتح پور (یوپی) ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ بروز ہفتہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت محترم ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد دو تقاریر مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج لکھنؤ اور مکرم مولانا قیام الدین صاحب برق کی ہوئی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد پونچھی۔ معلم سلسلہ بھوا۔ یوپی)

ماندوجن (کشمیر) ۲۳/اپریل ۲۰۱۳ء مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم مکرم میر عنایت اللہ صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم طاہر احمد شاہ صاحب زونل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیز وجاہت بشارت نے درثمین سے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہ مکرم سید ناصر احمد ندیم سرکل انچارج زون پلوامہ شوپیان نے بعض پیشگوئیوں کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر صدارتی خطاب کیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (فردوس عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن)

گوداوری (آندھرا) ۲۳ مارچ ۲۰۱۳ کو گوداوری زون کی کل ۲۵ جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تمام صدر صاحبان کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ خدام و اطفال نے تلاوت قرآن مجید و نظمیں پڑھیں اور مقامی معلمین نے ۲۳ مارچ کی اہمیت سے جماعت کو آگاہ کیا۔ الحمد للہ جماعت میں اس پروگرام کا اچھا اثر پڑا۔ جن جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔

جماعت احمدیہ باٹلہ پنی مارو، جوگنہ پالم، میڈ ناراؤ پالم، ریڈی گوڈم، اڈہ روڈ، اڈہ مالی، کورپڈو، بنگا رام پیٹا، کنڈیرو، وینگا پوڈی، ویلاسہ، رام چندرا پورم، وغیرہ (منور احمد منان، نائب زونل قائد گوداوری)

سرینگر: ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ء فیض آباد کالونی میں بعد نماز ظہر جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب وانی نائب امیر منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم، اور شرائط بیعت کے بعد تین مقررین نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (الطاف حسین نائک)

کونال گولگیرہ: ۲۳ فروری ۲۰۱۳ ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے انسانیت اور مذہب کے درمیان محبت اور بھائی چارگی کو بڑھاوا دینا ضروری ہے کہ عنوان پر تقریر کی۔ مقامی اخبارات نے اس جلسہ کو تصاویر کے ساتھ کوریج دی۔ (مولوی نور الحق خان۔ مبلغ سلسلہ تیاپور)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جلسہ پیشوایان مذاہب بھاگلپور

بتاریخ ۱۷ مارچ ۲۰۱۳ بروز اتوار ماڈرن میرج گارڈن میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جلسہ پیشوایان مذاہب کا کامیاب انعقاد زیر صدارت مکرم شیراز احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ و ناظر تعلیم بھارت ہوا۔ جلسہ کا آغاز

تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس جلسہ میں مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ کولکاتہ،سید آفاق احمد معلم برہ پورہ اور شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر بدر نے سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا۔

بعد نماز ظہر وعصر جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔جس میں مہمان خصوصی مکرم شیراز احمد صاحب تھے۔تلاوت ونظم کے بعد جلسہ میں مختلف مذاہب کے علماء نے تقاریر کیں۔اس جلسہ میں ایک غیر احمدی دوست ڈاکٹر فاروق علی صاحب پروفیسر زولوجی کے علاوہ سنیل کمار جین سیکرٹری چمپا پور۔مکرم سنینا جی ایڈوکیٹ، پادری پاسٹر،سردار ترلوچن سنگھ جی۔پروفیسر گنیش نند جی ریٹائرڈ پروفیسر۔سابق میئر وینا یادو جی،شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ کولکاتہ،شیخ مجاہد احمد شاستری ایڈیٹر بدر،مرکزی نمائندہ نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔مہمان خصوصی نے حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں خطاب کیا۔صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کی گئی۔بعدہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اگلے روز چار بڑے اخبارات ہندوستان، پربھات خبر، دینک جاگرن،نئی بات، میں تصویر کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔اس جلسہ میں ۱۵۰ افراد نے شرکت کی جس میں ۳۰ غیر مسلم اور ۲۵ غیر احمدی احباب شامل تھے۔اس جلسہ میں برہ پوہ، بھاگلپور، خانپور ملکی، جمگاؤں، پورنیہ، بیر پور، بانکا وغیرہ مقامات سے احباب شریک ہوئے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول کرے۔

(سید عبدالنقی۔زونل امیر بھاگلپور)

ایک روزہ تربیتی کیمپ

چنئی: مسجد ہادی، سینٹ تھامس ماؤنٹ چینئی کے افتتاح پر مورخہ ۲۴ نومبر ۲۰۱۲ کو چار سال مکمل ہوئے۔حلقہ کی جانب سے ۲۵ نومبر بروز اتوار ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔اس پروگرام میں انصار، خدام اطفال، لجنہ وناصرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔جن کی مجموعی تعداد ۲۲۰ تھی۔خاکسار کی زیر صدارت پہلی نشست کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔بعدازاں مکرم امیر صاحب کے ساتھ جملہ حاضرین نے عہدِ وفائے خلافت دہرایا۔اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔پہلی تقریر مکرم مولوی کے وی محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کے حوالے سے احباب کو نمازوں کی پابندی کے متعلق بتایا گیا۔دوسری تقریر مکرم او ایم مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے قربانی کی اہمیت کے موضوع پر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ نشست برخاست ہوئی۔

اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔جس میں دو مبلغین مکرم او ایم مزمل صاحب اور مکرم سلطان محی الدین صاحب تہ چیی نے سامعین کے سوالوں کے جواب دیئے۔بعدازاں کھانے سے فراغت کے بعد دعوت الیٰ اللہ کے عنوان پر ایک محفل مذاکرہ منعقد کی گئی۔

شام پانچ بجے خاکسار کی صدارت میں اختتامی اجلاس کی کاروائی شروع کی گئی۔جس میں خاکسار نے عائلی مسائل پر تقریر کی۔الحمدللہ سبھی پروگرام نہایت کامیاب رہے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(ایم بشارت احمد۔امیر جماعت احمدیہ چنئی)

ورلڈ بک فیئر دہلی میں احمدیہ بک اسٹال

جماعت احمدیہ کیطرف سے ۴ تا ۱۰ فروری ۲۰۱۳ء ورلڈ بک فیئر دہلی میں بک سٹال لگایا گیا۔یہ بک اسٹال امیر جماعت احمدیہ دہلی اور نظارت دعوت الیٰ اللہ بھارت کی زیر نگرانی لگا۔اکیسویں ورلڈ بک فیئر میں ملک اور بیرون ملک کے نامور پبلشرز اور نمائشوں نے حصہ لیا۔امسال اس بک فیئر میں ۱۷ بڑے ہال تھے جن میں دنیا بھر کے تقریباً 2100 اسٹال لگائے گئے تھے اور کل ۲۸ ممالک کی نمائندگی تھی، بے شمار ٹائٹلز کی نمائش کے علاوہ کثیر زبانوں میں ۸۰ ہزار سے زائد نسخوں کی نمائش کی گئی۔جماعت احمدیہ کے بک سٹال کے لئے ہال نمبر 14، 160 تا 163 مختص تھا۔دعوت الیٰ اللہ قادیان نے مربیان کی ایک ٹیم تشکیل دی جس میں خاکسار سید عبدالہادی، مکرم مبشر احمد خادم، مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون، مکرم عبدالعلیم آفتاب، مکرم مشتاق احمد نائک، مکرم عزیز احمد ناصر اور جامعہ احمدیہ قادیان کے دو طلبا بھی شامل تھے۔

اس موقع پر کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا اور مجالس سوال وجواب منعقد کی گئیں۔

روزانہ نماز باجماعت کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کیا گیا اور نماز جمعہ بھی ادا کیا گیا جو لوگوں کی دلچسپی اور حیرت کا باعث بنا۔اس موقع پر تبلیغ کے لئے علیحدہ کیبن تیار کیا گیا تھا۔اسٹال پر تراجم قرآن الگ سے نمائش کیلئے لگائے گئے تھے جس میں ۴۳ زبانوں میں نیشنل اور انٹرنیشل زبانوں میں تراجم موجود تھے جو لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے۔کئی معزز شخصیات نے بک اسٹال کا وزٹ کیا اور خوشنودی کا اظہار کیا۔اسٹال میں ایک بڑا پلازمہ ٹی وی لگایا گیا تھا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے حالیہ Peace Lectures، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالس سوال وجواب، قرآن مجید کی ڈاکومینٹری کے علاوہ جماعتی نظمیں اور نعتیں دکھائی گئیں۔

(سید عبدالہادی کاشف مبلغ سلسلہ دہلی)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

ہوئی۔پس اس کے بعد مذمت کے لئے کھڑے مت ہو اور بعد آزمائش کے جھوٹ کو مت تراشو، اور زبانوں کو بند کرو، اگر تم متقی ہو۔اُس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے انجام اور بدعاقبت سے ڈرتا ہے اور خدا توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ عامۃ المسلمین کے دل کھولے۔اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھنے والے ہوں یہ لوگ، تا جن حالات ومشکلات سے یہ گزر رہے ہیں، اُن سے نجات پائیں، آفات کے جو جھٹکے خدا تعالیٰ لگا رہا ہے ان کو، اُس کے اشاروں کو سمجھیں اور تکذیب اور ظلموں سے باز آئیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ تقویٰ پر چلیں اور اپنے قول وفعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور دنیا کو تباہی سے ہوشیار کرتے رہیں ہر وقت۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور نے دو وفات یافتگان مکرم چوہدری محفوظ الرحمن صاحب اور مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا اظہر احمد صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے کوائف بیان فرمائے نیز نماز جنازہ ادا فرمائی۔

❁❁❁

منقولات: دہشت سے پاک معاشرے کے قیام کیلئے یوم مسیح موعود پر خاص

आतंकरहित समाज हेतु मसीह मौउद डे पर विशेष

ترجمہ: جب بھارت ورش کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے شہر میں مارچ ۱۸۸۹ میں حضرت مرزا غلام احمد نے احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد رکھی تو کچھ لوگوں کے اُس خیال کو کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلایا جاتا ہے، گہرا دھکہ لگا کیونکہ شری احمد نے اپنی بعثت کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ان کے ذریعہ تلوار کا جہاد خدا نے ختم کر دیا ہے۔اور اگر اب بھی کوئی تلوار کا جہاد کرے گا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔بلکہ وہ خدا کے غضب کا حصہ دار ہوگا۔کیونکہ قرآن مجید کے مطابق 'ایک معصوم کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر ہے' شری احمد نے احمدیہ مسلم جماعت کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد 'تشدد سے پاک معاشرے کا قیام' بتایا ہے۔یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنے ۱۲۴ سالوں کے سفر میں ایک ہاتھ میں محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں اور دوسرے ہاتھ میں انسانیت سب سے اوپر محبت اور بھائی چارے سے سرابور ۲۰ کروڑ سے زیادہ دل یہی گیت گا رہے ہیں۔

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے　　سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوش گوار

یوم مسیح موعود کے ۱۲۴ ویں سالگرہ پر احمدیہ مسلم جماعت ایک بار پھر یہ عہد کرتی ہے کہ جب تک معصوموں کا مذہب کے نام پر قتل بند نہیں ہوتا ظلم کا گھناونا کھیل بند نہیں ہوتا، ایک خدا کی بنائی ہوئی یہ خوبصورت زمین پیار، اتحاد، بھائی چارے سے لبریز نہیں ہوتی جماعت کوشش کرتی رہے گی۔

(روزنامہ اُدت وانی، جمشید پور (جھارکھنڈ) اتوار ۲۴ مارچ ۲۰۱۳)

(مرسلہ: حلیم احمد شاہد مربی سلسلہ، جمشید پور)

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی مساعی

قادیان: یکم مارچ مکرم نعمان احمد عدیل خادم ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو Lovely Professional University میں انچارج میڈیا ڈیپارٹمنٹ مکرم امان متل صاحب نیز دیگر احباب کو اسلامی اصول کی فلاسفی، نبیوں کا سردار اور لیف لیٹس دینے کی توفیق ملی۔

۱۵ اپریل کو مکرم مبشر احمد خادم صاحب کی زیر نگرانی آٹھ افراد پر مشتمل دو ٹیمیں تبلیغی پروگرام کے تحت گئیں۔ان دونوں ٹیموں نے ایس ایل باوا کالج، دولت رام بھلہ ڈی اے وی سینچری پبلک سکولوں، آر آر باوا ڈی اے وی کالج فار گرلز، بیرنگ سکول بٹالہ، آرڈی کھوسلہ سکول بٹالہ، وی ایم ایس کالج آف لاء بٹالہ، جیمس کیمبرج انٹرنیشنل سکول اور ایک این جی او میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر کتب تقسیم کیں۔تمام اسکول کے پرنسپل صاحبان نے بہت اچھے تاثرات پیش کئے اور شکریہ ادا کیا۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 2 May 2013 Issue No. 18

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

تقویٰ کے فقدان کے نتیجہ میں اسلامی ممالک کی ابتر حالت

اور امام الزمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کی اہمیت و ضرورت

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 اپریل 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح ماڈرن لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت کی۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (آل عمران: ۱۰۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں ایک حقیقی مؤمن کی حالت بیان کی گئی ہے۔ تقویٰ کا حق یا اُس کی تمام شرائط کیا ہیں، اُس کی جو وضاحت ہمیں قرآنِ کریم سے ملتی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام حقوق اور بندوں کے تمام حقوق کا خیال رکھنا، ہر قسم کی نیکی کو بجالانے کے لئے تیار رہنا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندگی کے آخری لمحات تک بجالانے کی کوشش کرنا۔ اللہ اور رسول نے جو حکم دیئے ہیں، جو باتیں کی ہیں، جو پیشگوئیاں کی ہیں، اُن پر ایمان لانا اور اُن پر یقینِ کامل رکھنا اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ صرف مسلمان کا نام اپنے ساتھ لگانا یا اپنے آپ کو مسلمان کہنا ایمان لانے والوں میں شمار نہیں کرواتا۔ بلکہ یہ عمل ہے اور مسلسل عمل ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل ہے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنا ہے جو تقویٰ کی شرائط کو پورا کرنے والا بنا سکتا ہے اور حقیقی مسلمان بھی وہی کہلاتا ہے جو یہ عمل کرنے والا ہو۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے مذاہب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکل گئے کیونکہ انہوں نے ان باتوں کا خیال نہیں رکھا۔ اگر تم نے بھی تقویٰ کا خیال نہ رکھا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر توجہ نہ دی، اپنے فرائض کی ادائیگی پر غور نہ کیا، تو تم بھی ایسے لوگوں میں شمار ہوگے جو خدا تعالیٰ کی سزا کے مورد بنے۔ اور تمہاری موت بھی ایسی موت ہوگی جو نیک اعمال بجا نہ لانے والوں کی موت ہوتی ہے۔ مسلمان ہونا کامل فرمانبرداری چاہتا ہے۔ پس ایک مسلمان کو ان باتوں کو اپنے مدّنظر رکھنا چاہیئے۔ ایک حقیقی مؤمن کو خدا کا خوف ہمیشہ رہنا چاہیئے اور اُن باتوں کی تلاش رہنی چاہیئے جو خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنائیں، حقیقی مسلمان بنائیں۔ اس کے لئے خواہ دنیاوی نقصان اٹھانا پڑے، ایک حقیقی مسلمان کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ماں، باپ، عزیز، رشتہ دار، معاشرہ، لیڈر، سیاسی لیڈر، مذہبی لیڈر غرض کہ کوئی بھی ہو، ایک حقیقی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دور کرنے والا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر شخص نے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اپنا حساب خود دینا ہے۔ کوئی سیاسی لیڈر، کوئی عزیز، کوئی مولوی کسی کو بچانے والا نہیں ہوگا۔ کوئی پیر، کوئی گدی نشین کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنا۔ اُس کے نشانات کو دیکھ کر اُن پر غور کرنا، اُس کے رسول نے جو تقویٰ کے راستے بتائے ہیں اُن پر چلنا، ظلموں اور زیادتیوں میں اپنے آپ کو شامل ہونے سے بچانا، اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا، یہ ہے ایک حقیقی مسلمان کی حالت، ورنہ ایمان لانے کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے تو یہ نصیحت ہے ہی اور ہمیں اس کی کوشش میں لگا رہنا چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، تو اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانا اور ڈھالنا اور اس پر قائم رہنا ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ سیدنا حضور انور نے عامۃ المسلمین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

جماعت احمدیہ سچی ہے اور یقینا ہے۔ اُس کی سچائی پر خدا تعالیٰ کی 124 سالہ فعلی شہادت ہی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہیئے۔ باوجود منظم مخالفتوں کے، جو حکومتوں کی طرف سے بھی کی گئیں اور کی جا رہی ہیں، خصوصاً پاکستان میں باوجود اُن کے مالوں کو لوٹنے کے، اغواء اور قتل کرنے کے، گھروں کو جلانے کے، ملازمتوں سے برطرف کرنے کے، بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں ٹارچر دینے اور اُنہیں پڑھائی سے روکنے کے یہ لوگ نہ صرف اپنے ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ پس یہ کافی ثبوت ہونا چاہیئے احمدیت کی سچائی کا، ایمان کا، اور جماعت پھر ترقی بھی کر رہی ہے۔ ساری روکوں کے باوجود بھی۔ پس ایک دنیاوی لحاظ سے کمزور جماعت کی یہ ترقی اس وجہ سے ہے کہ وہ خدا جو نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے، ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہی خدا تعالیٰ نے مؤمنوں کی نشانی بتائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت اُن کے شاملِ حال رہتی ہیں۔ اب اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو اسلام کی خدمت کے نام پر جو بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور اپنی طرف سے جو جہادی کارروائیاں بھی کر رہی ہیں، اُن کا نتیجہ سوائے اسلام کی بدنامی کے اور کچھ نہیں

اگر ہم ہر اسلامی ملک میں جھانک کر دیکھیں تو اُن میں صرف اپنے مفادات نظر آتے ہیں۔ رعایا اور عوام کی کوئی فکر نہیں کسی کو۔ صرف اپنے تخت اور اپنی حکومت کی فکر ہے، علماء ہیں تو وہ اپنا کام چھوڑ کر مسلمانوں کی دینی تربیت کرنے کی بجائے اقتدار کی دوڑ میں پڑے ہوئے ہیں، یا پھر کچھ ایسے ہیں جو اسلام کے نام پر دہشت گرد تنظیموں کو چلا رہے ہیں، یا اُن کی مدد کر رہے ہیں۔ دینی مدرسوں میں جہاد کے نام پر بچوں کی عسکری تربیت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں دیکھ لیں، افغانستان میں دیکھ لیں، مصر میں دیکھ لیں، شام میں دیکھ لیں، لیبیا میں دیکھ لیں، صومالیہ میں دیکھ لیں، سوڈان میں دیکھ لیں، الجزائر میں دیکھ لیں۔ ہر جگہ مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے اور ظلم یہ ہے کہ مذہب کے نام پر کر رہا ہے۔ اگر ظلم کرنے ہی ہیں تو کم از کم مذہب کے نام پر تو نہ کریں۔

علماء اپنی مرضی کی تفسیریں کر کے، عوام کو عامۃ المسلمین کو غلط راستوں پر چلا رہے ہیں۔ پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے مسیح کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ ضرورت ہوگی۔ پس یہ علماء کسی طرح بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے، یا اگر کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔

عوام کو ان علماء نے نبی کی بحث میں الجھا کر اپنے مقصد پورے کرنے شروع کئے ہوئے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو نبی کے نام سے پکارا ہے تو پھر کسی اور کا کیا حق بنتا ہے کہ اپنی تشریحیں کر کے اُس کے اور اُس کے ماننے والوں کے خلاف ظلم و تعدی کا بازار گرم کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا۔ خود دنیا کے حالات اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ باوجود قرآنِ کریم کے اپنی اصلی حالت میں موجود ہونے کے ہماری دینی، روحانی، اخلاقی حالت جو ہے وہ عموماً مسلمانوں کی گر رہی ہے۔ تقویٰ ختم ہو گیا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا یہ اسلام جو علماء ہمیں بتاتے ہیں، وہ وہ اسلام نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کی تعریف تو محبت، پیار، امن، سلامتی اور تکلیفوں کو دور کرنا ہے، نہ کہ اسلام کے نام پر اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ان تکلیفوں کو اور زیادہ کرنا ہے۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ تقویٰ کو تلاش کر کے اُس پر قدم مارنے کی کوشش کرے اپنی موت کو سامنے رکھے، جس کا کوئی بھی وقت ہو سکتا ہے، کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میری اتنی زندگی ہے اور وہ عمل کرے جو خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اُس کے بندوں کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن سے آپؑ کی اہمیت اور مسلمانوں کو آپ کے ماننے کی ضرورت واضح ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

فرمایا اے لوگو! میں رب قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اُس غیور کبیر سے خوف کرے یا غفلت کے ساتھ ہم سے گزر جاؤ گے؟ اور تم نے اپنے مکروں کو انتہا تک پہنچا دیا اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی۔ پس کیا تم نے بجز......اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا؟ اور کیا تم نے وہ امر پایا جس کو ڈھونڈا، بغیر اس کے کہ ایمان کو ضائع کرو۔ پس اے مسلمانو! مسلمانوں کی اولاد! خدا سے ڈرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیسے میری بات کو پورا کیا۔ اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی۔ پس تمہیں کیا ہو گیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف منہ نہیں کرتے اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو۔ کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان